بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جلسہ سالانہ نمبر

نمبر ۲۵۴

رجسٹرڈ ایل

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہانہ ۲½ "

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

ایڈیٹر:
روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

The ALFAZL LAHORE.

قیمت چار آنے

۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء — ۲۶ فتح ۱۳۲۹ ہش

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل ۳۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمدِ الٰہی و مناجات

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یَا مَنْ اَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْاٰلَاءِ
اے وہ ذات جس کی نعمتیں تمام مخلوق پر حاوی ہیں

اَنْتَ الْمَلَاذُ وَ اَنْتَ کَهْفُ نُفُوْسِنَا
تو ہی (ہمارے لئے) پناہ ہے اور تو ہی ہماری جانوں کے لئے جائے پناہ ہے

اِنَّا رَئَیْنَا فِی الظَّلَامِ مُصِیْبَۃً
ہم نے تاریکیوں میں سخت مصیبت اٹھائی ہے۔

تَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ بِتَوْبَۃٍ
تو رحمت کے ساتھ رجوع فرما کر بڑے سے بڑے گناہ معاف کر دیا کرتا ہے۔

اَنْتَ الْمُرَادُ وَ اَنْتَ مَطْلَبُ مُهْجَتِیْ
تو ہی میرا مطلوب ہے اور تو ہی میری روح کی مراد ہے۔

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَ لَا یَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ
مجھ پر تو موت کا وقت آئیگا مگر میری محبت پر کبھی موت نہیں آئے گی

مَا شَاهَدَتْ عَیْنِیْ کَمِثْلِکَ مُحْسِنًا
میری آنکھوں نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا۔

لَمَّا رَاَیْتُ کَمَالَ لُطْفِکَ وَ النَّدٰی
جب میں نے تیری حد درجہ کی مہربانی اور بخشش دیکھی

نُثْنِیْ عَلَیْکَ وَ لَیْسَ حَوْلُ ثَنَاءٍ
ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور (حق یہ ہے کہ ہمیں تیری) ثنا کی طاقت ہی نہیں

فِیْ هٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْدَ فَنَاءٍ
اس دنیا میں بھی اور موت کے بعد بھی

فَارْحَمْ وَ اَنْزِلْنَا بِدَارِ ضِیَاءٍ
پس تو رحم فرما اور ہمیں روشنی کے مقام میں اتار

تُنْجِیْ رِقَابَ النَّاسِ مِنْ اَعْبَاءٍ
تو لوگوں کی گردنوں کو طرح طرح کے بوجھوں سے نجات دیتا ہے۔

وَ عَلَیْکَ کُلُّ تَوَکُّلِیْ وَ رَجَائِیْ
اور تجھی پر میرا تمام بھروسہ اور امید ہے۔

یُدْرٰی بِذِکْرِکَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ
تیرے ذکر کی آواز میری قبر سے بھی آتی رہے گی۔

یَا وَاسِعَ الْمَعْرُوْفِ ذَا النَّعْمَاءِ
اے وسیع احسان کرنے والے اور بے حد کرم کرنے والے

ذَهَبَ الْبَلَاءُ فَمَا اُحِسُّ بَلَائِیْ
تو میری سب تکلیفیں جاتی رہیں حتیٰ کہ مجھے اپنی کوئی تکلیف یا دکھ بھی نہیں

منن الرحمٰن صفحہ ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوۃ ذات قرار

جاگ اٹھی اقوامِ شرق و غرب کی تقدیر پھر
ہو رہا ہے مرکزِ اسلام اک تعمیر پھر

ہو گئی اک بار پھر تدبیرِ باطل بے فروغ
آ گئی غالب خدائے پاک کی تدبیر پھر

کھینچدی ہے صفحۂ ہستی پہ اس نقاش نے
حرفِ اٰوینھما کی خوشنما تصویر پھر

بن گیا ربوہ ہمارا ربوۃٌ ذاتِ قرار
بخش دی ہم کو خدا نے دین کی کشمیر پھر

بہ رہے ہیں کوثر و تسنیم کے چشمے یہاں
کر رہے ہیں آج امیر المومنین تقریر پھر

بن گئی تھی ارض وادِ غیرِ ذی زرع تمام
کر گیا شاداب اسے اک نعرۂ تکبیر پھر

جانبِ ربوہ کھنچی آتی ہیں ارواحِ سعید
اک مسیحائی نفس کی دیکھ لو تاثیر پھر

اس کے حلقہ میں زمیں کا ہر کنارہ آگیا
بچھ گیا تبلیغِ حق کا دامِ عالمگیر پھر

از سرِ نو بن رہے ہیں پھر زمین و آسماں
از سرِ نو اب جوان ہوگا جہانِ پیر پھر

صدرِ اول کی طرح اعمال کے قرطاس پر
لکھی جائیگی کلام اللہ کی تفسیر پھر

یہ سجود اور یہ درود اور یہ سرود و سرمدی
ہاں ذرا! تنویر پھر!! تنویر پھر!!! تنویر پھر!!!!

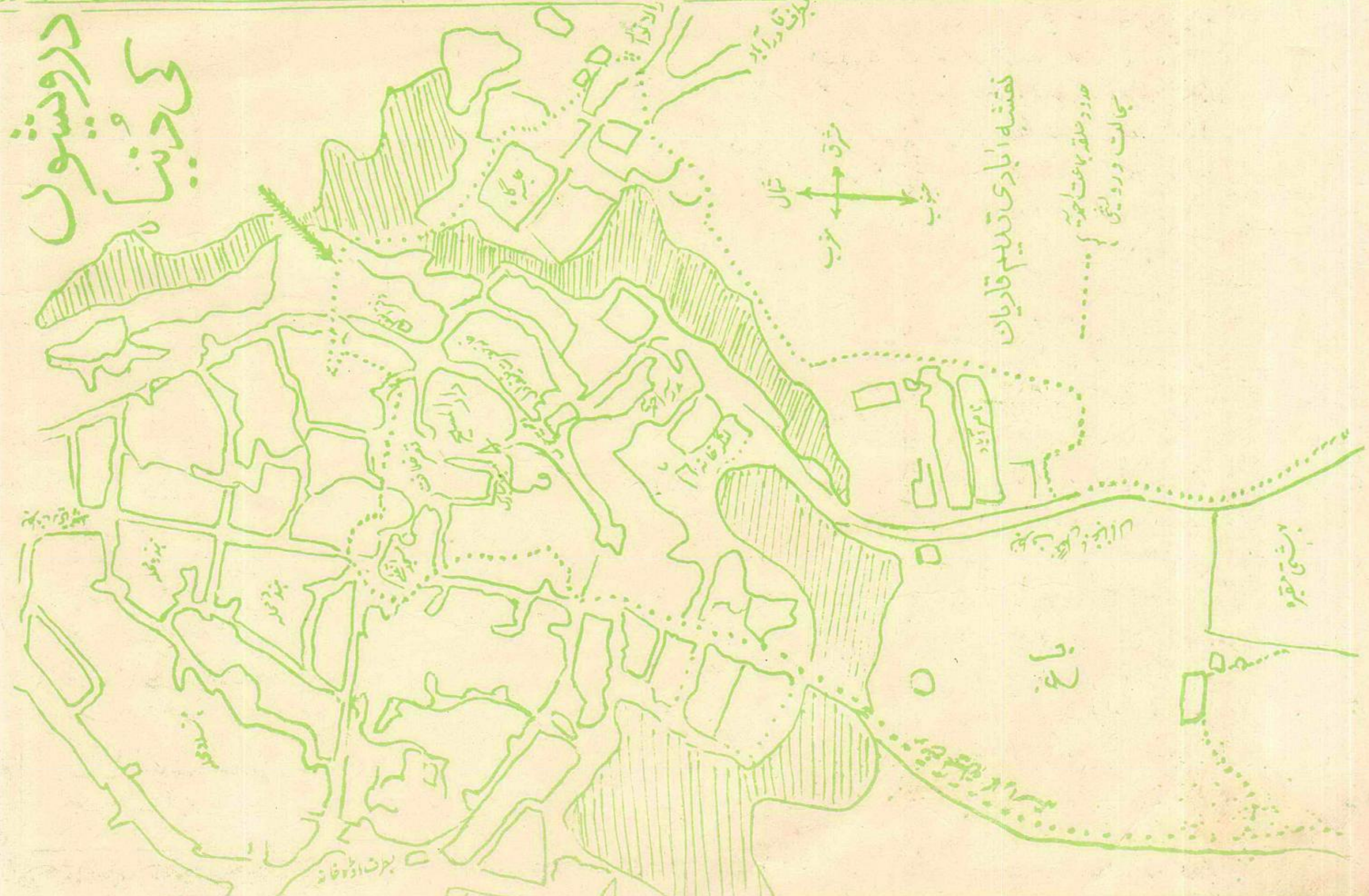

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۲۶ر دسمبر ۱۹۵۰ء

ہم عبادت کیلئے جمع ہوئے ہیں

آج ہم پھر اس مقدس مقام میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جس کی بنیاد آج سے تقریباً دو سال پہلے ہمارے پیارے امام ابن مسیح حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان مقدس دعاؤں کے ساتھ رکھی تھی۔ جن دعاؤں کے ساتھ ابوالانبیاء خلیل اللہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے مجسمہ تسلیم و رضا فرزند ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی معیت میں کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اور جو دعائیں اللہ تعالےٰ نے قبول فرما کر قرآن کریم میں ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دی ہیں۔

بے شک اللہ تعالےٰ کی تمام زمین پاک اور مقدس ہے۔ تمام زمین کیا بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ پاک اور مقدس ہے۔ لیکن یہ پاکیزگی اور تقدس اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کے مطابق ہے یسبح للہ ما فی السموات و ما فی الارض۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کے قانون تکوینی کے مطابق اپنے بنانے والے خالق حقیقی کی تسبیح کرتا ہے۔ اور دن رات اس کی حمد و ثنا میں معروف ہے۔ کائنات کی تمام اشیاء جن میں پہاڑ۔ دریا۔ میدان۔ جنگل۔ جاندار۔ سورج چاند ستارے۔ فضا۔ ہوا اور خود انسان بھی شامل ہے۔ اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کے مطابق سب اللہ تعالےٰ کی عبادت کر رہی ہیں۔ اس لئے یہ سب اشیاء مقدس ہیں۔

اب قانون تکوینی کے علاوہ اللہ تعالےٰ کا ایک دوسرا قانون بھی ہے۔ جس کو شریعت کہتے ہیں۔ یہ صرف انسانوں کے لئے ہے۔ یہ قانون اللہ تعالےٰ صرف اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دیتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو بعض امور میں خود مختار بنایا ہے۔ یہ اس کی قدرت کا ایک گہرا راز ہے۔ جن امور میں اللہ تعالےٰ نے انسان کو خود مختار بنایا ہے۔ اور اس کو اجازت ہے کہ جس طرح چاہے ان کو کرے یا نہ کرے جو ان کے اچھے یا برے نتائج ہیں۔ ان کی ذمہ واری بھی انسان پر ہی ڈالی گئی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اس معاملہ میں بھی انسان کی راہ نمائی فرمائی ہے۔ تاکہ ایسے امور میں بھی جن میں اسکو مختار بنایا گیا ہے۔ اس لائحہ عمل کو اختیار کرے۔ جس کے اختیار کرنے سے وہ نتائج برآمد ہوں۔ جو اسے اپنے ارتقائے حیات کی منزل مقصود تک پہونچانے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس لائحہ عمل کو ان مختصر مگر جامع و مانع الفاظ میں بیان فرمایا ہے

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں جو دعا ہمیں سکھائی گئی ہے۔ اس میں بھی یہی ارشاد ہوا ہے کہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی اے ہمارے معبود حقیقی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ جو شریعت انسانوں کو وقتاً فوقتاً دی جاتی رہی ہے۔ اور جس کو اللہ تعالےٰ نے ایک آخری صورت قرآن کریم میں جمع کر دیا ہے۔ اور جس کے بعد اب کوئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔ وہ شریعت ہی وہ دوسرا قانون ہے۔ جو ہمیں عبادت کا لائحہ عمل سکھاتا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح و رضا کا قانون ہے۔ یہی وہ قانون ہے جو ہم کو وہ طریق سکھاتا ہے جس کے مطابق ہم اپنے وہ امور سرانجام دیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں مختار بنایا ہے۔ تاکہ ہمارے وہ امور اللہ تعالےٰ کی عبادت بن جائیں۔ یعنی جب ہم اللہ تعالےٰ کی اتاری ہوئی شریعت کے مطابق اپنے ان امور میں جن میں ہمیں اختیار دیا گیا ہے عمل کرتے ہیں تو ہی اللہ تعالےٰ کی عبادت بن جاتے ہیں۔ جنوں اور انسانوں کی زندگی کا مقصود یہی عبادت ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کا عبد دونوں قانونوں کے مطابق تسبیح گزار بن جاتا ہے۔ قانون تکوینی کے مطابق بھی اور قانون شریعت کے مطابق بھی انسان کے سوا باقی کائنات صرف قانون تکوینی کے مطابق تسبیح میں معروف ہے۔ لیکن انسان کو جہاں اللہ تعالےٰ نے بعض امور میں اختیار دیا ہے۔ وہاں اللہ تعالےٰ نے اسکو یہ بھی شرف بخشا ہے کہ ان امور میں بھی اس کی شریعت کے مطابق عمل کر کے وہ دوہرا تسبیح خوان بن سکتا ہے۔ یہی دراصل اس کی زندگی کا منتہا نے مقصود ہے۔ اس دوہری سعادت کو حاصل کرنے کے لئے اس کو بعض امور میں خود مختار بنایا گیا ہے۔

اس سے جو نتیجہ ہم نکالنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ قانون تکوینی کے مطابق تو بے شک کائنات کا ذرہ ذرہ اور زمین کا چپہ چپہ مقدس ہے۔ لیکن جب کوئی اللہ تعالےٰ کا بندہ زمین کے کسی ٹکڑے کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص کرتا ہے۔ تو وہ ٹکڑا قانون شرعی کے مطابق بھی مقدس ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ دوہرا مقدس ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح عباد اللہ کو دوسری اشیاء کائنات پر فوقیت ہوتی ہے۔ اسی طرح اس ارضی ٹکڑے کو بھی اللہ تعالےٰ کی فرستادہ شریعت کے مطابق فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔ صرف اس لئے کہ ایک عباد الرحمان اسکو اپنے معبود حقیقی کی عبادت کے لئے خاص طور پر مخصوص کرتے ہیں۔ اس لئے وہ مقدس کہلاتا ہے۔ کعبۃ اللہ بیت المقدس۔ مدینہ منورہ اور تمام دوسرے مقدس کہلانے والے مقامات اسی لئے مقدس کہلاتے ہیں قادیان اسی لئے مقدس ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کا مسیح پیدا ہوا۔ اور اس نے اس مقام کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص کیا۔ اسی طرح ربوہ بھی مقدس مقام بن گیا ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی بنیاد ہی اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے رکھی ہے۔ یہ مقام بھی آج اسلام کا مرکز بن گیا ہے۔ جہاں عباد اللہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح کا نغمہ بلند کرتے ہیں۔ اور جہاں سے وہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح کا تمام دنیا میں چرچا کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ جہاں ہم ہر سال جمع ہو کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں یہ مقام بھی مقدس ہے۔ ربوہ وہ مقدس مقام ہے جہاں ہم آج اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

اس لئے ہم جو کچھ بھی یہاں کریں وہ عبادت ہی ہو اور کچھ نہ ہو۔ تسلیم و رضا ہو۔ جس طرح ہمارے بدن کا ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارا دل و دماغ بھی اس کی تسبیح کرے۔ اور ہم خوشی سے اپنا سب کچھ اپنے معبود حقیقی کو سونپ دیں۔

نعتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

از مکرم ثاقب صاحب زیروی

سلام اُن پر درود اُن پر زباں پہ آیا ہے نام جن کا
مرے تخیّل کی رفعتوں سے بلند تر ہے مقام جن کا

انہی کے فیضِ کرم سے علم و ادب کے چشمے اُبل رہے ہیں
برنگِ قرآں زبانِ عالم پہ آج تک ہے کلام جن کا

بروزِ محشر خدا کی رحمت انہی پہ سایہ کرے گی آ کر
جنوں نے بڑھ کر لکھا دیا ہے ترے شہیدوں میں نام جن کا

انہی کے قانون زندگی سے نظام ہیں زندگی کے قائم
بلند رتبہ ہے بادشاہوں سے ایک ادنیٰ غلام جن کا

ہمارے دل کا تو پوچھنا کیا اُنہی کا قائل۔ اُنہی پہ مائل
نہیں ہے گرچہ جدید پھر بھی۔ جدید تر ہے نظام جن کا

انہی کی مستی ہے میکدوں میں انہی کا چرچا ہے میکشوں میں
بلا تأمل رواں ہے اب تک تمام رندوں میں جام جن کا

وہ نور دیکھو، ظہور دیکھو، جمال دیکھو۔ کمال دیکھو
وہی ہیں عقبےٰ میں میرِ محفل سنا تھا دنیا میں نام جن کا

انہی کے پیغامِ ضوفشاں سے جہاں کی تاریکیاں چھٹیں گی
عرب کے ظلمت کدوں میں پہلے کبھی تھا گونجا پیام جن کا

نہیں یہ جرأت تو اور کیا ہے میں انکی توصیف کر رہا ہوں
خدا نے ذوقِ طلب میں ثاقبؔ کیا ہے خود احترام جن کا

روزنامہ الفضل لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور خدمات اسلام کا ذکر

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری)

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کا جو ایڈیشن ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔ اس میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور اس کی خدمات اسلام کا ذکر بھی آیا ہے۔ "اسلام" پر جو مقالہ سپرد قلم کیا گیا۔ اس میں "اسلام میں نئی تحریکات" کے عنوان کے نیچے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بایں الفاظ دی گئی ہے۔

"موجودہ زمانہ میں اسلام کے اندر نہایت اہم تحریکات رونما ہوئی ہیں۔ یعنی وہابی تحریک۔ بابی تحریک۔ اور تحریک احمدیت مؤخر الذکر تحریک کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ہاتھوں ڈالی گئی۔ آپ نے سال ۱۸۷۹ء میں قادیان سے جو کہ ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ہے دعوت تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا دعوےٰ تھا کہ آپ نہ صرف مہدی معہود ہیں۔ بلکہ مسیح موعود بھی ہیں۔ لیکن عام مسلمانوں کے نزدیک یہ دو الگ الگ شخصیتیں شمار کی جاتی ہیں۔

دوسرا مسلکی طریق جو انہوں نے ایک اسلامی مسئلہ میں اختیار کیا وہ وفات مسیح کا مسئلہ تھا۔ عام اعتقاد تو یہ ہے کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کو خدا تعالےٰ آسمان پر اٹھا کر لے گیا اور آپ کی بجائے ایک دوسرے موہوم شخص کو صلیب دیا گیا۔ لیکن اس کے برعکس (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے یہ امر واضح کیا۔ کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) کو واقعی صلیب پر تو چڑھایا گیا تھا۔ لیکن آپ کے حواریوں نے آپ کو زندہ صلیب سے اتار لیا تھا اور بعد میں آپ کے زخم مندمل ہو گئے تو آپ صحت یاب ہو کر کشمیر چلے گئے۔ وہیں بالآخر آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا مقبرہ اب تک سرینگر میں موجود ہے۔ یہ ہے وہ طریق جس سے آپ نے یسوع کے آسمان سے دوبارہ زمین پر آنے کی امید کو باطل قرار دیا۔ اور یہ واضح کیا کہ وہ خود ہی مسیح ہیں۔ آپ نے چونکہ مسئلہ تناسخ کا رد کیا اس لئے آپ کے دعوے سے یہ مراد نہیں کہ آپ یسوع کے اوتار ہیں۔ بلکہ آپ نے خود کو مثیل مسیح قرار دیا۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ یوحنا اصطباغی دراصل ایلیا تھا۔ کیونکہ یوحنا ایلیا کی روحانی قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ آیا تھا۔ اسبات کے ثبوت کے لئے کہ آپ مسیح کی روحانیت اور طاقت لیکر آئے ہیں۔ آپ نے اپنے اخلاق اور شخصیت کو مسیح کا مماثل قرار دیا یعنی مسیح کے حلم۔ بردباری۔ اور اس کی پرامن تعلیمات اور معجزات کے ثبوت کے لئے اپنی شخصیت کو پیش کیا اور اسکے علاوہ اسبات پر بھی زور دیا کہ ضروریات زمانہ کا اقتضا ہے کہ اس قسم کی تعلیم کی اشاعت کی جائے۔

عوام کے خیال میں جہاد بالعموم کفار سے جنگ کے مترادف ہے لیکن آپ نے اپنے پرامن دعوے کے مطابق مسئلہ جہاد کی یہ تعریف کی کہ دراصل جہاد نیکیوں کے لئے جدوجہد کا نام ہے۔

آپ ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے آپ کی وفات کے چند سال بعد آپ کے ماننے والے دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔ جن میں سے ایک کا مرکز قادیان ہے اور دوسرے کا مرکز لاہور رہے۔ احمدیہ جماعت کے یہ دو نو گروہ نہایت مخلص اور ایثار پیشہ لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے میں کامیاب رہے۔ یہ لوگ اشتہارات رسائل اور مناظرات کے ذریعہ مسلسل اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ ماریشس اور جاوا میں بھی (جہاں ان کی کوششیں بالخصوص اس غرض کے لئے وقف ہیں کہ ان کے ہم مذہب لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو جائیں۔) اس کے علاوہ برلن۔ شکاگو اور لندن میں بھی ان کے تبلیغی مشن قائم ہیں ان کے مبلغین نے خاص جدوجہد کی ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں۔ اور اس میں انہیں معتدبہ کامیابی بھی ہوئی ہے ان کے لٹریچر میں اسلام کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے کہ جو نو تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے باعث کشش ہے اور اس طریق پر نہ صرف غیر مسلم ہی ان کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ بلکہ ان مسلمانوں کے لئے بھی یہ تعلیمات کشش کا باعث ہیں۔ جو مذہب سے بیگانہ ہیں یا عقلیات کی رو میں بہ گئے ہیں۔ ان کے مبلغین ان حملوں کا بھی دفاع کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلام پر کئے ہیں"

(ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۴۷ء جلد ۱۲ صفحہ ۷۱۱ صفحہ ۷۱۲)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ دربارہ ولادت مسیح ناصری بلا باپ

(از مکرم سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ حیدر آباد سندھ)

"الفضل" (۵ دسمبر ۱۹۵۰ء) میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط کا بصیرت افروز جواب دینے کے علاوہ یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"جہاں تک میرا علم ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالجات پیش ہونے پر اس خیال سے (کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا باپ تھا ناقل) رجوع کر لیا تھا"

یہ ایک حقیقت ہے کہ اوائل میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بے شک یہ مانتے تھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت باباپ تھی۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کو سمجھ لینے کے بعد آپ نے اپنے اس خیال میں تبدیلی فرمائی تھی اور یہ تبدیلی خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی ہو چکی تھی۔

اوّل۔ آپ نے اپنی کتاب "نور الدین" میں اس کا ذکر فرمایا ہے آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں کہ:-

"میں خود مدت تک باوجودیکہ اسلام میرا ایمان اور میری جان ہے۔ اس بات کو (کہ مسیح کا باپ تھا۔ ناقل) مانتا ہوں گو اب میں اسبات کا قائل نہیں رہا"

(زیر جواب سوال ۲۲ ملاحظہ ہو کتاب "نور الدین" صفحہ ۱۵۹/۱۹۴) (یعنی ایک ایڈیشن کا صفحہ ۱۵۹ ہے اور ایک دوسرے ایڈیشن کا صفحہ ۱۹۴)

دوئم۔ ایسا ہی "فصل الخطاب" حصہ اول صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"پیدائش مسیح پر غور کرو کہیں ابن داؤد ہے (کہیں ابن انسان) کہیں ابن یوسف ہے۔ کہیں ابن اللہ اگر عام قانون قدرت سے یہ پیدائش نرالی ہے تو کیسی تاریک حالت میں ہے (کیا ہی اچھا ہوتا اگر کسی مرد سے پیدا ہو جاتے")

کتاب "فصل الخطاب" بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا سن اشاعت غالباً ۱۳۰۵ھ ہے (واللہ اعلم)

سوئم۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۰ء کے درس قرآن سورۃ الصّافات زیر آیت انّ الٰھکم لواحد فرمایا کہ:- "عیسائیوں سے بھی یہی سوال کیا ہے کہ کنواری کا بیٹا جب دنیا میں نہیں آیا تھا۔ تو کس کی پرستش لوگ کرتے تھے؟ تو ان کو ماننا پڑا ہے اس واحد معبود حقیقی کی"

(درس قرآن کے نوٹ صفحہ ۲۱۲)

خلاصہ یہ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنا پہلا خیال ترک کر کے یہی مانتے تھے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعتقاد تھا۔

معذرت۔ افسوس ہے کہ بلاک کا انتظام نہ ہو سکنے کے باعث تصاویر کا انتظام نہیں ہو سکا۔ (مینیجر)

ولادت عزیزم شیخ نذیر احمد شفیع صاحب کے ہاں ۲۸/۱۱/۵۰ و ۲۹/۱۱/۵۰ کے درمیانی رات لڑکا پیدا ہوا۔ خاکسار کا پوتا ہے احباب بچہ اور زچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

دعاگو شیخ محمد الدین (مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاءؑ اور ان کی جماعتوں کو ہمیشہ واجب القتل ٹھہرایا گیا

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں معاندینِ احمدیت کے اعمال کا جائزہ

عوام اور علماء کی دو غلط فہمیوں کا ازالہ

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۱)

ہر نبی انسانوں کے لئے محبت اور آشتی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ اس کی بعثت کی غرض انسانی دماغوں کی تنویر اور انسانی قلوب کا تزکیہ ہوتی ہے۔ یہ غرض اپنی ذات میں پرسکون ماحول کی متقضی ہے کلمۂ حق کی اشاعت کے لئے امن کا زمانہ ہی سازگار ہوتا ہے۔ اس لئے ہر نبی امن کا داعی اور آشتی کا علمبردار ہوتا ہے۔ وہ ہر ممکن طریق سے جھگڑا فساد، شور و شغب، اور لڑائی و جنگ سے اجتناب اختیار کرتا ہے۔ وہ آسمانی نشانات اور معجزات سے تائید یافتہ ہوتا ہے۔ عقلی دلائل و بینات اس کے دعویٰ پر برہانِ قاطع ہوتے ہیں۔ وہ دلوں کو فتح کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے اور یہ روحانی اور عقلی بلکہ اخلاق کی شمشیر براں کے ساتھ مل کر قلوب کی یقینی فتح کے لئے ہمیشہ کارگر ہتھیار ثابت ہوئے ہیں اس لئے نبوت کو کبھی بھی اپنی ترقی و اشاعت کے لئے فولادی تلوار کا رہینِ منت نہیں ہونا پڑا۔ اور کبھی بھی اہلِ حق کی طرف سے مادی لڑائی، جبر و تشدد اور ضرب و قتل کا آغاز نہیں ہوا۔ تاریخ عالم اس کی ایک مثال پیش کرنے سے بھی قاصر ہے۔ ہاں تاریکی کے فرزند نبوت کی خیرہ کن شعاعوں اور رسالت کے دلائل باہرہ کے مقابلہ سے عاجز آ کر ہمیشہ ہی نبیوں، رسولوں اور ان کے پیرووں کو جبر و تعدی کا نشانہ بناتے رہے ہیں اور اپنے باطل عقائد کو عوام سے منوانے کے لئے ان پر ظلم و ستم کرتے رہے ہیں۔ جب باطل پرستوں کی ظلم کیشی اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تب بارگاہِ ایزدی سے دفاعی حد تک اہلِ ایمان کو مقابلہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ صداقت ہمیشہ ہی مظلومیت کی آغوش میں پرورش پاتی ہے اور سچائی کا پودہ جبر و تشدد کی تند آندھیوں کے باوجود پنپتا ہے نبی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے روحانی بنیادیں استوار کرتا ہے اور شیطانی ذریت اس قصرِ روحانیت کو منہدم کرنے کیلئے تیر و تفنگ اور سیف و سنان کے مادی ہتھیاروں کو استعمال کرتی ہے۔ غرض حق و باطل میں یہ معرکہ ابتداءِ آفرینش سے جاری ہے کہ نبی کی محبت آمیز اور دردمندانہ دعوت کا جواب اس وقت کے لوگوں کی طرف سے آگ کے شعلوں اور خون کے فواروں سے دیا جاتا ہے۔ دشمنانِ صداقت اپنی طاقت کے گھمنڈ پر کمزور مومنوں کو ہر قسم کی اذیت کا نشانہ بناتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہمارے یہ قتل و رجم کے فتوے، ہماری یہ ہلاکت آفرین مساعی، اور ہمارے یہ تہدید آمیز اعلانات ایمان لانے والے ابتدائی کمزور انسانوں کو راہِ حق سے منحرف کرنے اور انہیں جادۂ استقامت سے پھیرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن باطل پرستوں کا یہ خیال ہمیشہ غلط ثابت ہوا اور ان کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ بظاہر کمزور مگر ایمان کی قوت سے مضبوط مومن ان مشکلات کو دیکھ کر اور بھی مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کی بتائی ہوئی خبروں کے ظہور کو دیکھ کر اپنے یقین میں پختہ تر ہو جاتے ہیں اور اپنے استقلال، اپنی قوتِ برداشت اور اپنے صبر سے دشمن کے سارے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ کبھی سچا مذہب جبر و اکراہ اور ظلم و تشدد کا حامی نہیں ہوا اور نہ ہی اسے اپنی ترقی کے لئے ان سفلی ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے یہ مادی ہتھیار تو ہمیشہ صداقت کے دشمن اختیار کرتے رہے ہیں۔ ان ناجائز ذرائع کا اختیار خود اپنی ذات میں باطل پرستوں کے بطلان پر گواہ ہوتا ہے مزید برآں کچھ عرصہ کے بعد یہ ذرائع ناکام ثابت ہو کر اہلِ حق کی سچائی کو آفتاب نیمروز کی طرح روشن کر دیتے ہیں۔ اس طرح دشمن کے ہتھیار دوسرے رنگ میں اسی کے خلاف پڑتے ہیں۔ سچ ہے

ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ

(۲)

آج کل احمدیت کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ اور ناخدا ترس علماء عوام کو ہر جگہ جبر و تشدد پر اکسا رہے ہیں۔ احمدیوں کو مرتد قرار دے کر ان کے قتل و رجم کے فتوے دئے جا رہے ہیں۔

. . . . گالی گلوچ، سب و شتم اور ایذادہی ان لوگوں کا عام شیوہ ہے۔ اس ہاؤ ہو کے عالم میں احمدیت سے باہر کے لوگوں میں دو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں (۱) عوام مولویوں کے اس شور و شر کو سن کر اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ شاید اس قسم کے فتوے اور اس قسم کی خونریزی کی تعلیم تاریخ دنیا میں پہلی مرتبہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور احمدیوں کے خلاف ہی شروع ہوئی ہے۔ (۲) علماء کہلانے والے اس غلط فہمی کا شکار ہوتے نظر آ رہے ہیں کہ شاید ان کی یہ ظالمانہ کارروائیاں اور ان کے یہ منصوبے سلسلہ احمدیہ کو نیست و نابود کر دیں گے اور شائد احمدی ان مشکلات سے گھبرا کر احمدیہ عقائد کو ترک کر دیں گے۔

یہ دونوں غلط فہمیاں کسی اساس پر مبنی نہیں عوام کی غلط فہمی تو قرآن مجید اور سنت اللہ سے ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور علماء کا زعم باطل صداقت کی قوت سے لاعلمی کا نتیجہ ہے نیز اس کا باعث یہ بھی ہے کہ وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے بے خبر ہیں۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ دنیا کے تمام نبیوں سے ان کے دشمنوں نے انتہائی بدسلوکی کی ہے۔ اور ان کی بربادی کی کوششوں میں مخالفین نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا فاوحی الیھم ربھم لنھلکن الظالمین ولنسکننکم الارض من بعدھم ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید۔ (سورہ ابراھیم)

کہ کفار نے مرسلین سے کہا کہ یہ ملک ہمارا ہے۔ ہم تمہیں اس ملک سے ضرور جلاوطن کر دیں گے۔ اور اگر اس جلاوطنی سے بچنا چاہتے ہو تو ہماری ملت میں واپس آ جاؤ۔ تب اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولوں کو بذریعہ وحی بتلایا کہ میں ان ظالموں کو ہلاک کر کے ان کے بعد اس سرزمین میں تمہیں آباد کروں گا۔ میرا یہ وعدہ ان سب کے لئے ہے جو میرے مقام اور میرے وعید سے ڈرتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم قالوا طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔ (سورہ یٰسین)

کہ کافروں نے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہارے وجود کو بدشگون جانتے ہیں۔ اگر آپ لوگ اپنی تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تم سب کو سنگسار کر دیں گے اور ہر قسم کا دکھ تمہیں اٹھانا پڑے گا۔ انبیاء علیہم السلام نے جواب میں کہا کہ تمہارے اپنے اعمال کی نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا ہمارے قتل و رجم کے یہ فتوے صرف اس لئے ہیں کہ ہم تمہیں نصیحت کیوں کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کا یہ رویہ سراسر مسرفانہ اور ظالمانہ ہے۔

تیسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قالوا لئن لم تنتہ یا نوح لتکونن من المرجومین قال رب ان قومی کذبون فافتح بینی و بینھم فتحا ونجنی ومن معی من المؤمنین (سورۃ الشعراء)

کہ حضرت نوحؑ کے مخالفین نے کہا کہ اے نوح! اگر تو اپنی تبلیغ سے باز نہ آیا تو تجھے ضرور سنگسار کر دیا جائے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اب معاندانہ تکذیب پر کمر باندھ لی ہے تو میرے اور ان کے درمیان کھلا فیصلہ فرما۔ اور مجھے اور میرے ساتھی ایمان والوں کو ان کے شر سے بچا۔

چوتھی جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قال اراغب انت عن الھتی یا ابراھیم لئن لم تنتہ لارجمنک واھجرنی ملیا قال سلام علیک ساستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا۔ (سورہ مریم)

کہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا نے انہیں کہا کہ اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے منہ پھیر کر ایک خدا کی عبادت کی تلقین کرتا ہے۔ یہاں سے نکل جا۔ ورنہ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام علیک کہتے ہوئے کہا کہ اے چچا! میرا رب مجھ پر بہت مہربان ہے۔ اب بھی میں اس سے تیرے لئے استغفار کروں گا۔

پانچویں جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فاعلین قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم۔ (سورۃ الانبیاء)

کہ حضرت ابراہیمؑ کے دشمنوں نے باہم کہا کہ اگر کچھ کرنا ہے اور اپنے بتوں کی مدد ضرور کرنی ہے تو بس ابراہیم کو آگ میں ڈال کر بھسم کر دو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تب ہم نے آسمان سے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا۔

چھٹی جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

قالوا یا شعیب ما نفقہ کثیرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقول وانا لنرٰک فینا ضعیفا ولو لا رھطک لرجمنٰک وما انت علینا بعزیز قال یاقوم اَرھطی اعز علیکم من اللہ واتخذتموہ وراءکم ظھریا ان ربی بما تعملون محیط۔ (سورہ ھود)

کہ حضرت شعیبؑ کے مخالفین نے کہا کہ اے شعیب! تیری باتوں کا بیشتر حصہ ہم نہیں سمجھتے۔ تو ہمارے اندر ایک کمزور انسان خیال کیا جاتا ہے۔ اگر تیرے قبیلہ کا پاس نہ ہوتا تو ہم کب کے تجھے سنگسار کر چکے ہوتے۔ تو ہمارے نزدیک کوئی معزز آدمی نہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میری قوم! کیا میرے قبیلہ کا تمہیں اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ پاس ہے جسے آپ پس پشت پھینک چکے ہیں۔ یقیناً میرا رب تمہارے کاموں کا احاطہ کرنے والا ہے۔

ساتویں جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وقال فرعون ذرونی اقتل موسیٰ ولیدع ربہ انی اخاف ان یبدل دینکم او ان یظھر فی الارض الفساد۔ وقال موسیٰ انی عذت بربی وربکم من کل متکبر لا یؤمن بیوم الحساب۔

(سورۃ المؤمنین)

کہ فرعون نے اپنے لوگوں سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰؑ کو قتل کر دوں۔ وہ اپنے رب کو بلا دیکھے میں ڈرتا ہوں کہ موسیٰؑ آپ لوگوں کے دین کو خراب کرے گا یا اس ملک میں فتنہ پیدا کرے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ میں تو اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں ہوں۔ تا مجھے کوئی متکبر اور حساب کے دن پر ایمان نہ رکھنے والا کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔

بھائیو! قرآن مجید کی ان سات آیات سے ظاہر ہے کہ نبیوں کے دشمن نبیوں کو قتل کرنے، ان کو ملک سے نکالنے، سنگسار کرنے اور آگ میں جلا دینے کا اعلان کرتے رہے ہیں۔ انہیں دین سے برگشتہ یعنی مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھہراتے رہے ہیں۔ نبیوں کی تبلیغ کو اپنے ملک میں فساد گردانتے ہوئے اس میں سخت مزاحمت کرتے رہے ہیں۔

(حاشیہ: حری ... ہر دور کی ... مدد کرنے ... حتیٰ ...)

پس آج پاکستان میں احراری یا ان کے ہمنوا جو فتنہ پیدا کر رہے ہیں اور جس طرح اس ملک کے واحد اجارہ دار بن کر احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ اور جگہ جگہ اشتعال انگیزیاں کر کے انہیں واجب القتل ٹھہرا رہے ہیں، یہ سب کچھ آیات مندرجہ بالا میں مذکور ہے۔ پہلے معاندین نبیوں اور ان کے پیروؤں کے ساتھ وہ سب کچھ کر چکے ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا کسی مسلمان کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فسادآرائیاں اور ہنگامے نئی اور انوکھی چیز ہیں۔ یہ سب کچھ پہلے صادقوں کے ساتھ ہو چکا ہے جو آج ہم سے کیا جا رہا ہے۔ مگر قابل غور امر یہ ہے کہ ان حرکات قبیحہ کے مرتکب کون لوگ تھے۔ نبیوں کے ماننے والے یا صداقت کے ازلی دشمن۔ اس مماثلت اور مشابہت میں بھی احمدیت کی سچائی پر ایک روشن دلیل موجود ہے۔ اے کاش کہ لوگ قرآن مجید پر تدبر کریں!

۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آثار میں یہ پہلے سے خبر موجود تھی کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو علماء زمانہ اس کی شدید مخالفت کریں گے۔ اور اس کے قتل کا فتوے دیں گے اسے بدعتی اور کافر قرار دے کر کشتنی و گردن زدنی ٹھہرائیں گے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی بار بار یہ خبر پائی جاتی ہے کہ مخالفین آپ کو اور آپ کی جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے۔ وہ سارے مکر اختیار کریں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا زبردست ہاتھ اپنے مسیحؑ اور اس کی جماعت کی حفاظت کرے گا۔ حضورؑ کی ابتدائی وحی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"واذ یمکر بک الذی کفر اوقد لی یاھامان لعلی اطلع الی الہ موسیٰ وانی لاظنہ من الکاذبین۔ یاد کر جب منکر نے غرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا تا میں موسیٰؑ کے خدا پر یعنی اس شخص کے خدا پر مطلع ہو جاؤں کہ کیونکر وہ اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے یہ کسی واقعہ آئندہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو بصورت گذشتہ بیان کیا گیا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۱ و تذکرہ صفحہ ۸۷)

آخری ایام کی وحی میں بار بار یہ کلمات نازل ہوئے ہیں کففت عن بنی اسرائیل۔ ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام:

"کففت عن بنی اسرائیل ان فرعون وجنودھما کانوا خاطئین انی مع الافواج آتیک بغتۃ"

کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح یہ وہ بنی اسرائیل ٹھہرے اور پھر فرمایا میں آخر کو ظاہر کر دوں گا۔ کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں۔ اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں۔ اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنے اس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے۔ اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے تب میں اس نشان کو ظاہر کروں گا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آئے توبہ سے اس کو راضی کر لیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔"

(اشتہار ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء و تذکرہ صفحہ ۴۹۴ و صفحہ ۴۹۵)

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ مخالف علماء کے یہ قتل و رجم کے فتوے اور ان کی یہ اشتعال انگیزیاں غیر متوقع چیز نہیں۔ احمدیوں کو ان حالات کی پہلے سے خبر دی جا چکی ہے اور ساتھ ہی یہ بشارت دی گئی ہے کہ باد صرصر کے یہ جھونکے آخر ختم ہوں گے۔ مخالفت کی آندھیاں بند ہوں گی۔ دشمنی کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اور جماعت احمدیہ ترقی پر ترقی کرتی جائے گی۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہوگا۔ اور انہیں بحیثیت مجموعی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ احمدیوں میں سے شہید بھی ہوں گے۔ جلاوطن بھی کئے جائیں گے دشمنوں کے مظالم کا تختۂ مشق بھی بنیں گے۔ مگر یہ سب کچھ کشت احمدیت کے لئے کھاد کا کام دے گا۔ اور افراد کی قربانی بہرحال جماعت کی عظمت و ترقی کا ذریعہ ہوگی۔ آج کی مخالفت کے طوفان سے اوہام کا شکار ہونے والے مولوی صاحبان ذرا احمدیت کی گزشتہ پچاس ساٹھ سالہ تاریخ پر نظر تو کریں۔ کیا کبھی ان کی طرف سے احمدیوں کے کچلنے میں کوتاہی ہوئی؟ ہرگز نہیں۔ پھر کون تھا جس نے اس ننھے پودے کو ہر قسم کے درندوں اور چرندوں سے محفوظ رکھا؟ خدا اور صرف خدا تھا۔ وہ خدا اب بھی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اس لئے مومنوں کے لئے کسی خوف و ہراس کا موقعہ نہیں۔

بے شک جس طرح حضرت شعیبؑ کے دشمن کہتے تھے ولو لا رھطک لرجمنٰک کہ تو صرف اپنے قبیلہ کی وجہ سے بچا ہوا ہے۔ ورنہ ہم تیری تکا بوٹی کر دیتے۔ اسی طرح بعض نادان کہتے ہیں کہ آج تک تو انگریز احمدیوں کو بچاتے تھے۔ اب پاکستان ہمارا ملک ہے اب احمدیوں کو کون بچائے گا؟ ہمارا جواب حضرت شعیب علیہ السلام کی طرح یہی ہے ارھطی اعز علیکم من اللہ واتخذتموہ وراءکم ظھریا ان ربی بما تعملون محیط۔ کہ انگریز کی حیثیت ہی کیا تھی۔ ہمارا بچانے والا تو خدا اور صرف خدا ہے۔ اسی نے پہلے بچایا اور وہی اب بچائے گا اس کا وعدہ "کففت بنی اسرائیل" اس تلاطم خیز طوفان میں بھی نجات کی چٹان ثابت ہوگا۔ اے کاش! کہ لوگ اس مینار کی روشنی سے صحیح راستہ کو شناخت کریں اور ہلاکت سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گم گشتہ بھائیوں کو بھی ہدایت بخشے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

میری لڑکی رضیہ عرصہ دراز سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد یعقوب کاتب

احباب خاص سونے چاندی کے نفیس زیورات عین وعدہ پر تیار کرانے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص، دیانتدار اور وعدہ کے پابند اور امین پایا
(خاکسار) شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر مری ... غلام حسین صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

دو طاقت بخش تحفے
لبوب کبیر (نسخہ خاص)
... سونا چاندی زعفران عقیق یاقوت اور مرجان وغیرہ قیمتی اجزاء سے مرکب ہے مقوی دل و دماغ اور دافع نسیان ہے اعصاب کو طاقت دے کر رنگ نکھارنے والا لاجواب اور نشاط انگیز تحفہ ہے
زوجام عشق (نسخہ ...)
... بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہیں اور لطیف اجزاء ... کمر کے اعصاب میں بھی قوت کی لہریں دوڑا دیتی ہیں۔ موسم سرما کا خاص تحفہ ہے
[illegible]
طبیہ عجائب گھر ... لاہور

پتہ مطلوب ہے
مکرم محمد علاء الدین صاحب اپنے بہنوئی مکرم عبدالعزیز صاحب موضع ... ڈاکخانہ ... ضلع گیا کی تلاش میں ہیں۔ اور اب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں اگر کوئی اور دوست جانتے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔
معرفت ... گلی نمبر ۱۱ مکان نمبر ۲ رام نگر لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان

اور

ابوالقاسم رفیق دلاوری مؤلف کتاب "رئیس قادیان" کی صریح غلط بیانی

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ ترجمان احرار آزاد اخبار کا کذب و افتراء میں دنیا بھر میں کوئی ثانی نہیں ہے اور دشمنان احمدیت کا بات بات میں جھوٹ بولنا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور از خود نئے نئے بہتان تراشنا صداقت احمدیت کی روشن دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً کہ ہم نے ہر نبی کے مقابلہ میں انس اور جن یعنی چھوٹوں اور بڑوں میں سے جو شیاطین اور خبیث النفس تھا انکو کھڑا کر دیا۔ جو ایک دوسرے کو فریب دینے کے لئے جھوٹی باتیں خوب سجا سجا کر بتاتے اور نبیوں کے مقابلے میں فساد مچاتے۔ نیز فرمایا۔ وھمت کل امۃ برسولھم لیاخذوہ وجادلوا بالباطل لیدحضوا بہ الحق۔ کہ ہر ایک گروہ نے یہ قصد کیا کہ وہ اس رسول کو جو خدا کی طرف سے ان کے پاس بھیجا گیا تھا۔ پکڑیں اور اس سے حق کو زائل کرنے کے لئے باطل کے ساتھ جھگڑا کیا۔ اور جھوٹی باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ جو بظاہر سچ نظر آئیں۔ یہ علامت جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ انبیاء اور رسولوں کے دشمنوں کی بتائی گئی ہے۔ اگر بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں میں پائی جاتی ہے تو یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام صادق ہیں اور آپ کے دشمن جو بات بات میں جھوٹ برتتے اور جھوٹ کے ذریعے فتح پانا چاہتے ہیں۔ یقیناً وہ خدا اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں۔ قبل ازیں ہم اپنے مضامین میں آزاد اور اسکے نامہ نگاروں کے بہت سے جھوٹ آشکارا کر چکے ہیں۔ آج میں اسکے نامہ نگار ابوالقاسم رفیق دلاوری مؤلف رئیس قادیان کا جس کے کئی مضامین آزاد شائع کر چکا ہے ایک صریح جھوٹ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ موضع مُدّ کی بحث کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"سعید طرابلسی شامی ناقل) اس وقت قادیان میں تھا۔ اور مرزا جی نے اس سے در پردہ ایک عربی قصیدہ لکھوایا تھا۔ جو ہنوز شائع نہیں ہوا تھا۔ قادیانی صاحب نے مُدّ کی ہزیمت کا داغ مٹانے کے لئے ارادہ کیا کہ سعید کے قصیدہ میں مناظرہ مُدّ کے متعلق چند اشعار کا اضافہ کرا کے اسے دعوی اعجاز کے ساتھ مشتہر کرا دیں۔ چنانچہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنایا گیا اور اعجاز احمدی کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا۔ جس میں تقریباً نصف اردو اور نصف عربی نظم تھی گو سعید بظاہر دائرہ مرزائیت میں داخل تھا لیکن بباطن قادیانی صاحب سے سخت متنفر تھا۔ اور انہیں جھوٹا جانتا تھا اور چونکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مرزا جی کو ادب و شعر سے مس نہیں ہے۔ اسلئے اس نے عمداً قصیدہ میں بہت سی غلطیاں رکھیں تاکہ اہل علم کو قادیانی کی تکذیب اور تردید میں سہولت رہے"

پھر لکھتا ہے کہ سعید نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی امرتسر میں ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے اس حقیقت کو تسلیم کیا تھا۔ اور میں نے مرزا جی کو لکھ دیا اور مرزا جی نے اسکے صلہ میں مجھے دو سو روپے دیئے تھے۔ سعید نے قصیدہ کے یہ دو شعر مولوی صاحب کو سنائے تھے۔

قدمات عیسےٰ مثل موتۃ امہ
والموت حق لیس فیہ خفاء
انت الذی وعد الرسول وجدّنا
وعد بہ قد صحت الانبیاء

. . . .

مولوی ثناء اللہ نے سعید سے کہا کیا تم اس شخص کو مسیح موعود جانتے ہو؟ - بولا نہیں انہوں نے کہا پھر تم نے یہ کیوں کہا؟ انت الذی وعد الرسول جس کا وعدہ رسول نے کیا تھا" (آزاد مورخہ ۲۷/۱۱/۵۰)

اس میں رفیق دلاوری نے (میں ابوالقاسم نہیں لکھوں گا۔ کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی اور ایسے جھوٹے شخص کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت کو استعمال کرنا میں پسند نہیں کرتا) کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ اسکے کلام کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) جس وقت اعجاز احمدی لکھی گئی۔ اسوقت سعید طرابلسی قادیان میں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے قصیدہ لکھوایا تھا۔

(۲) مُدّ کی ہزیمت کا داغ مٹانے کے لئے سعید کے قصیدہ میں چند اشعار کا اضافہ کروایا

(۳) اور اعجاز احمدی کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا

(۴) سعید طرابلسی بظاہر دائرہ مرزائیت میں داخل تھا لیکن بباطن انہیں جھوٹا جانتا تھا۔

(۵) وہ جانتا تھا کہ مرزا جی کو ادب شعر سے مس نہیں اسلئے اس نے عمداً قصیدہ میں بہت سی غلطیاں رکھیں تا اہل علم کو تکذیب و تردید میں سہولت رہے۔

(۶) مرزا جی نے اسکے صلہ میں دو سو روپے دیئے تھے اور سعید نے اس قصیدہ کے دو شعر مولوی ثناء اللہ صاحب کو سنائے جو اوپر نقل کئے جا چکے ہیں۔

دلاوری صاحب پر تو "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" کی مثل صادق آتی ہے۔ نمبر ۶ سے ظاہر ہے کہ دلاوری صاحب بالکل کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور ساری داستان ہی ان کی یا ان کے کسی ہمجنس کا افترا ہے۔ کیونکہ جو شعر سعید صاحب نے اس قصیدہ سے سنائے۔ وہ یقیناً قصیدہ مندرجہ اعجاز احمدی کے نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو دلاوری صاحب اعجاز احمدی سے پیش کریں لیکن وہ ہرگز پیش نہیں کر سکیں گے۔ اور اپنی خاموشی سے اپنے کاذب ہونے کا ثبوت دیں گے۔

دلاوری صاحب نے تو یہ افسانہ بنایا کہ یہ قصیدہ سعید طرابلسی نے در پردہ لکھ کر دیا تھا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نام سے اپنا معجزہ ثابت کرنے کے لئے اعجاز احمدی میں درج کر دیا لیکن دروغ گو را حافظہ نباشد کے مطابق وہ بھول گئے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دو شعر جو دلاوری صاحب نے پیش کئے ہیں۔ اعجاز احمدی میں ہرگز موجود نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کرامات الصادقین میں مذکور ہیں۔ حضرت اقدس اپنے قصائد تحریر فرما کر اپنی کتاب کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں کہ اب ہم ضمیمہ کے طور پر السید محمد سعید طرابلسی الشامی کے بعض قصائد درج کرتے ہیں اور دلاوری نے جو شعر نقل کئے ہیں اور اس قصیدہ کے آخر میں جس میں دلاوری صاحب کے نقل کردہ شعر درج ہیں۔ السید محمد سعید شامی کا نام بھی درج ہے اور یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف میں ہے۔ مطلع یہ ہے

خضعت لرفعۃ مجدک العظماء
واتتک تسحب ذیلھا العلیاء

تیری بزرگی کی بلندی و رفعت کے سامنے بڑے بڑے لوگوں کی گردنیں جھک گئیں۔ اور بلندی اپنا دامن کھینچے ہوئے تیرے پاس آئی پھر چند شعروں کے بعد یہ شعر ہے۔

انت الذی وعد الرسول وجدّنا
وعد بہ قد صحت الانبیاء

تو وہی ہے جس کا رسول نے وعدہ کیا تھا اور کیا ہی اچھا وعدہ ہے جس کے متعلق تمام خبریں پوری ہو گئیں۔ پھر آپ کے علم اور تقویٰ اور دوسری خوبیوں کا ذکر کر کے کہتے ہیں

یا ایھا الحبر الاجل ومن بہ
یرجی المراد وتکشف الضراء

اے عالم اجل تو وہ ہے کہ جس سے مراد کے حصول کی امید کی جاتی ہے اور تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں

ورفعت للاسلام حصنا باذخا
تفنی الدھور وما یلیہ فناء

اور تو نے اسلام کے لئے نہایت بلند و مضبوط قلعہ بنا دیا۔ زمانے گذر جائیں گے۔ لیکن اس کے پاس فنا نہیں آئے گی۔

ما ضرھم لو امنوا اذ جئتھم
بل کذبوک فخابت الآراء

انہیں کیا نقصان پہنچتا تھا اگر جب آپ ان کے پاس آئے وہ آپ پر ایمان لے آتے۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے آپ کو جھٹلا دیا۔ پس ان کی آراء ناکام گئیں۔

ضلوا فقالوا ان عیسےٰ لم یمت
بل فی السماء واین منہ سماء

لیکن وہ گمراہ ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ حضرت عیسےٰ نہیں مرے بلکہ وہ آسمان میں ہے

قدمات عیسےٰ مثل موتۃ امہ
والموت حق لیس فیہ خفاء

کہ عیسےٰ علیہ السلام تو اپنی والدہ کی طرح وفات پا گئے اور موت حق ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

من کان ینکر ذا فلیس بمؤمن
فیما اری والرب منہ براء

جو اس بات کا انکار کرے وہ جیسا کہ میں سمجھتا ہوں مومن نہیں ہے اور اس سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔

ان کان عیسیٰ یاتین بعد ما
ذاق الحمام فھکذا القدماء

لا مرحباً بھم ولا اھلاً ولا
سھلاً ولا حملتھم الغبراء

اگر عیسیٰ مرنے کے بعد آئیں گے۔ اور اسی طرح قدماء بھی تو ان کے لئے کوئی خوش آمدید نہ ہو۔ اور نہ انہیں زمین جگہ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر لکھتے ہیں۔

یا ایھا البحر الذی ما مثلہ
بحر و ما لجمیلہ احصاء

اے وہ سمندر جس کی مانند کوئی اور سمندر نہیں ہے اور نہ ہی اس کی نیکیوں کا کوئی شمار ہے کیا وہ شخص جس نے اپنے عقیدے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قدر تعریف کی ہے وہ اس مکالمہ کو جو دلاوری صاحب نے بیان کیا ہے درست سمجھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ورنہ لازمی طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ سعید طرابلسی بھی نہایت درجہ منافق اور جھوٹ بولنے میں اسرار کا ہم پلہ تھا۔ لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ اسی کتاب میں اس کے دوسرے قصائد اور خطوط بھی درج ہیں جس میں اس نے آپ کی عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کی تعریف کی ہے اور ایک رویاء بھی درج ہے۔ جو سعید صاحب نے دیکھا تھا۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

اور یاد رہے کہ کرامات الصادقین جس میں سعید طرابلسی کا یہ قصیدہ درج ہے وہ ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی اور اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء میں۔ اب دیکھو کہ ایک قصیدہ کو جو سعید طرابلسی کے نام پر ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع کر چکے تھے دلاوری نے کس مکر و فریب اور ملمع سازی اور تزویر سے اسے اعجاز احمدی کا جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی قصیدہ بنایا۔ جو بقول اسکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے در پردہ سعید طرابلسی سے لکھوایا تھا۔ یہ ہیں لا استغفر دلاوری صاحب جو مؤلف کتاب رئیس قادیان ہیں۔ کیا دلاوری صاحب میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن یہودی مورخوں میں کچھ فرق ہے؟

اس امر کا ثبوت کہ اعجاز احمدی میں مندرجہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا لکھا ہوا ہے۔ کسی اور کا نہیں۔ یہ ہے کہ آپ نے اس کے متعلق اپنی کتاب اعجاز احمدی میں یہ چیلنج دیا تھا کہ اس کتاب کے مولویوں کے پاس پہنچنے کے بعد اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائے گی انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے۔ کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی تو نہ صرف دس ہزار روپے کے انعام سے محروم رہیں گے بلکہ دس لعنتیں ان کا ازلی حصہ ہوں گی اور اس انعام میں سے ثناء اللہ کو پانچ ہزار ملے گا۔ اور باقی پانچ کو اگر فتحیاب ہو سکے ایک ایک ہزار ملے گا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۹۰)

لیکن اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ لکھ دیا تھا۔

در یں یقین دل سے جانتا ہوں کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ تا مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کر دے اسلئے میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام ساتھ مولوی ثناء اللہ اور اس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۶)

اور آپ نے یہ بھی تصریح فرما دی کہ چونکہ میں صادق ہوں اسلئے یہ کبھی ممکن نہیں ہو گا کہ وہ مدت مقررہ کے اندر قصیدہ بنا سکیں کیونکہ

"خدا تعالےٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

خدا تعالےٰ نے مخالفوں کے قلم توڑ دیئے اور ان کے دلوں کو غبی کر دیا اور وہ مدت معینہ کے اندر اس قصیدہ کے مقابلہ میں قصیدہ اور اردو عبارت کے لئے قلم نہ اٹھا سکے۔ پس کیا یہ اس خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان نہیں ہے۔ جس کا تصرف انسانوں کے دماغوں اور دلوں اور ہاتھوں پر ہے۔ اگر یہ قصیدہ سعید طرابلسی نے جیسا کہ طرابلسی صاحب کہتے ہیں غلطیوں سے بھرپور لکھ کر دیا تھا۔ تو کیا مولوی ثناء اللہ اسی سعید سے صحیح قصیدہ نہیں لکھوا سکتے تھے اگر وہ دو سو روپیہ کے لئے قصیدہ لکھ کر دے سکتے تھے۔ تو کیا پانچ ہزار دے کر مولوی ثناء اللہ صاحب یا دوسرے علماء ان سے نہیں لکھوا سکتے تھے یا خود سعید صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بقول دلاوری صاحب جھوٹا سمجھتے تھے۔ خود صحیح قصیدہ لکھ کر دس ہزار روپیہ انعام نہیں لے سکتے تھے۔ اور پھر جب کہ در پردہ قصیدہ بنانے والے سعید صاحب نے بقول دلاوری صاحب غلطیاں اسلئے رکھی تھیں کہ تا علماء کو تردید کرنے میں سہولت رہے۔ تو انہوں نے اس سہولت سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا؟ اور کیوں اپنی خاموشی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ایک نشان کو پورا ہونے دیا۔ یہ ایک نشان تھا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوا۔ اور آج پھر اسی نشان کی یہ کرامت ہے کہ اس نشان کو جھوٹا ثابت کرنے والا خود جھوٹا اور کذاب ثابت ہوا ہے۔

میں آزاد اخبار کو پڑھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ یہ لوگ کیسے یہ خیال کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو کیسے مطمئن کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ کے طومار لکھ کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں خدا تعالیٰ ان کے دلوں کے رازوں سے واقف ہے وہ ان کی تمام تدبیروں اور ان کے تمام منصوبوں کو جو وہ اس کے سلسلہ کی تباہی کے لئے کرتے ہیں خاک میں ملا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق اس مبارک سلسلہ کو ہم فوق العادت ترقی دے گا۔ اور کوئی نہیں جو خدا کے کام کو روک سکے۔

آہ! محترم خواجہ عبدالرحمن صاحب امیر آف کشمیر

کشمیر میں احمدیت کا ایک عملی نمونہ

(از خواجہ عبدالغفار صاحب سابق ایڈیٹر اصلاح سری نگر حال رتن باغ لاہور)

یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم خواجہ عبدالرحمن صاحب ریٹائرڈ رینج آفیسر ریاست جموں و کشمیر ۸ دسمبر کی درمیانی رات کو بمقام موضع آسنور تحصیل کولگام کشمیر ۷۰ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

خواجہ صاحب مرحوم ۱۹۰۱ء میں اپنے والد خواجہ حبیب جو صاحب ساکن گاگرن کشمیر کے ذریعہ سے قادیان پہنچے۔ قادیان سے فراغت کے بعد مرحوم نے علی گڑھ کالج میں ایف اے کیا اور اس کے بعد تلاش معاش کے سلسلہ میں آپ اپنے وطن مالوف کشمیر روانہ ہوئے۔ مرحوم محکمہ جنگلات میں ملازم ہوئے اور رینج افیسر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ نے زندگی کا یہ سارا حصہ ایک متقی پرہیزگار اور باخدا انسان کی حیثیت سے گزارا۔ اور ملازمت کے دوران میں احمدیت کے ساتھ آپ کا شغف اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد کلی طور پر مرحوم کا جماعتی امور میں مصروف رہنا کشمیر کے احمدی احباب کے لئے ایک عملی نمونہ تھا۔

گذشتہ سے پیوستہ سال کشمیر میں فسادات کے بعد حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور حضور نے خواجہ صاحب مرحوم کو کشمیر کی ساری جماعتوں کا امیر مقرر فرمایا۔ خواجہ صاحب مرحوم جماعتی کاموں کے سلسلہ میں مختلف جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد جب سرینگر پہنچے تو مرحوم وہاں کے قیام کے دوران میں بیمار ہو گئے۔ اس کے بعد مرحوم کو موضع آسنور اپنے گھر لایا گیا۔ اور ڈیڑھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مرحوم ۸/۹ دسمبر ۱۹۵۰ء کی رات کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

خواجہ صاحب مرحوم کی وفات کی خبر جب مرکز کے بزرگوں بالخصوص حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت میاں بشیر احمد صاحب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ وغیرہ نے سنی۔ تو انہوں نے مرحوم کی وفات کا ذکر کر کے خاص طور پر اظہار افسوس کیا۔

مرحوم کی زندگی کے کسی قدر تفصیلی حالات کسی آئندہ موقع پر شائع کئے جائیں گے۔ فی الحال ان چند سطور کے ذریعہ سے احمدی احباب سے التماس کی جاتی ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جاوے۔ نیز یہ کہ ان کی اولاد اور ان کے عزیز و اقارب اور کشمیر کے جملہ احمدی احباب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی مولیٰ کریم توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

(طالب دعا:۔ عبدالغفار ایڈیٹر اخبار اصلاح سرینگر حال رتن باغ لاہور)

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز قاعدہ یسرنا القرآن کا دفتر ربوہ میں قائم ہو چکا ہے افسوس ہے کہ بعض بددیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر نہیں۔ اگر کوئی ایجنٹ مقرر ہوا تو اس کا ہم اعلان کریں گے۔ سردست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ ہدیہ چھوٹا قاعدہ ۴/ بڑا قاعدہ مکمل ۸/ فی پارہ ۴/ قرآن مجید مجلد سادہ ۷ روپے قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸/ روپے زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کروائیں۔ (مینجر دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق زبانی گفتگو یا خط و کتابت مینجر سے کریں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کرنے کی پاداش میں اللہ تعالےٰ کی ایک قہری تجلی ——— مسٹر ڈوئی کی ہلاکت

امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان آسمانی نشان

——— خورشید احمد ———

حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا ایک عظیم الشان معجزہ

اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اسلام کی حقانیت اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے جو کھلے کھلے معجزات اور نشانات عطا فرمائے۔ ان میں سے ایک عظیم الشان معجزہ امریکہ کے مشہور عیسائی راہنما ڈاکٹر ڈوئی کی موت بھی ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی اسلام کا ایک شدید دشمن اور سید المرسلین والآخرین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں از حد شوخی اور بدزبانی کرنے والا شخص تھا۔ جب وہ اسلام دشمنی میں حد سے بڑھ گیا تو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اسلام کے بطل جلیل حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے اسے مباہلہ کے لئے للکارا۔ اور اللہ تعالےٰ کے اذن سے اعلان کیا کہ وہ اپنی شوخیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے عذاب کی زد میں آئے گا۔ اور میرے سامنے بڑی حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ جب یہ اعلان نہ صرف ہندوستان میں بلکہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں بھی بکثرت شائع ہوگیا۔ تو اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دنیا نے یہ دیکھا کہ اسلام کا یہ دشمن نہایت ذلت کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر گیا۔ اور اس طرح اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔

نشان کی اہمیت

ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت کا یہ نشان نہایت روشن صاف اور واضح طور پر پورا ہوا۔ اس میں شک و شبہ یا اخفا کا کوئی بھی پہلو اللہ تعالےٰ نے نہیں رہنے دیا۔ پھر اس پیشگوئی کا ہندوستان کے علاوہ یہاں سے ہزاروں میل دور یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں جتنا چرچا ہوا اس کے لحاظ سے بھی اسے خاص عظمت و اہمیت حاصل ہے۔ بلکہ اس اعتبار سے تو یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ آج یورپ اور امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کو جو روز افزوں ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اس کی بنیاد دراصل اللہ تعالےٰ نے اسی نشان کے ذریعہ رکھی تھی۔ ذیل میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کاش سعید اور انصاف پسند طبائع اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ڈاکٹر ڈوئی کے مختصر حالات

ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی اصل میں سکاٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ ۱۸۸۸ء میں اس نے امریکہ کے علاقہ سان فرانسسکو میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ۱۸۹۲ء میں اس نے ایک عیسائی راہ نما کی حیثیت سے مختلف مقامات پر تقریروں کا سلسلہ جاری کیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ ایک الگ فرقہ قائم کر لیا۔ اس کا دعوےٰ تھا کہ وہ یسوع کی برکت سے بیماروں کو اچھا کر سکتا ہے۔ چنانچہ بہت سے توہم پرست لوگ اس کے مرید ہو گئے۔ اور ان کی مدد سے وہ ایک امیر کبیر آدمی بن گیا۔ اور شاہانہ ٹھاٹھ سے رہنے لگا۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے اپنے مریدوں کی ایک الگ بستی صیہون نامی قائم کر لی۔ اور یہ ظاہر کیا کہ عنقریب اس بستی میں مسیح نازل ہوگا۔ اس نے لیوز آف ہیلنگ Leaves of Healing کے نام سے ایک اخبار بھی جاری کر رکھا تھا۔ جس میں وہ اکثر اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا رہتا۔ ۱۹۰۲ء میں اس نے یہ پیشگوئی شائع کی کہ اگر مسلمانوں نے عیسائیت قبول نہ کی تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دعوتِ مباہلہ

جب اس کی اسلام دشمنی حد سے تجاوز کر گئی۔ تو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اسلام کے بطل جلیل حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی غیرت اسلامی جوش میں آئی۔ اور آپ نے اسے ایک مکتوب ارسال کر کے مباہلہ کی دعوت دی۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

”وہ نہایت درجہ پر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا۔ اور میں اس کا پرچہ لیوز آف ہیلنگ لیتا تھا۔ اور اس کی بدزبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی۔ جب اس کی شوخی انتہا تک پہنچی۔ تو میں نے انگریزی میں ایک چٹھی اس کی طرف روانہ کی۔ اور مباہلہ کے لئے اس سے درخواست کی۔ تا خدا تعالےٰ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے۔“

(حقیقۃ الوحی)

امریکہ کے اخبارات میں چرچا

چونکہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے رسولؐ اور اس کے غلام مسیح موعود کی صداقت کا ایک روشن نشان ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے باوجود اس کے کہ یہ دعوت امریکہ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ایک گمنام بستی سے دی گئی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ امریکہ کے اخبارات میں اس دعوت مباہلہ کی غیر معمولی طور پر بڑی کثرت سے اشاعت ہوئی۔ چنانچہ ۳۲ ایسے امریکن اخبارات کا ذکر تو حضرت مرزا صاحب نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں بھی کیا ہے۔ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے اس مکتوب اور دعوت مباہلہ کا ذکر کیا۔ بطور نمونہ دو اخبارات کے اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اخبار شکاگو انٹر پریٹر نے ۲۸ جون ۱۹۰۳ء کے پرچہ میں حضرت مرزا صاحب اور مسٹر ڈوئی کی تصویریں پہلو بہ پہلو دے کر ”کیا ڈوئی اس مقابلہ میں نکلے گا“ کے عنوان سے لکھا۔

”مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ڈوئی مفتری ہے اور میں دعا کرنے والا ہوں کہ وہ اسے میری زندگی میں نیست و نابود کر دے۔“

(۲) اخبار ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء میں لکھتا ہے۔

”مرزا غلام احمد آف پنجاب ڈوئی کو چیلنج بھیجتے ہیں کہ اے وہ شخص جو مدعی نبوت ہے آ اور میرے ساتھ مباہلہ کر ہمارا مقابلہ دعا سے ہوگا۔ اور ہم دونوں خدا تعالےٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو۔“

باوجود اس کے کہ دعوت مباہلہ امریکہ کے طول و عرض میں خوب شائع ہوئی۔ لیکن مسٹر ڈوئی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی اپنے اخبار میں اس کا کوئی ذکر کیا۔ ہاں اسلام کی مخالفت میں وہ بڑھتا چلا گیا۔ چنانچہ اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء میں اس نے لکھا۔

”میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے جب اسلام دنیا سے نابود ہو جائے اے خدا تو میری اس دعا کو قبول کر اے خدا تو اسلام کو ہلاک کر۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی

جب نہ تو وہ اسلام کے متعلق دریدہ دہنی سے باز آیا۔ اور نہ ہی کھلے طور پر مقابلہ میں نکلا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ اس کی بھی یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں خوب اشاعت ہوئی۔ اس کا عنوان تھا ”پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں“ اس میں حضور نے تحریر فرمایا۔

مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا

. . . یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری اس درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا۔ اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا ہے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء ہے۔ اس کو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آ گیا۔ اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے۔ جس کو میں شائع کر چکا ہوں۔ اس تجویز کو پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا۔ **تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔** میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور وہ جیسا کہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔ جو میری نسبت گویا ایک بچہ ہے۔ لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ **کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔** اور اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھو آج میں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں۔ کہ یہ طریق اس کا شکست کی صورت سمجھی جائے گی۔ اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیئے۔ کہ یہ تمام دعویٰ اس کا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا۔ اور اگرچہ وہ اس طرح سے موت سے بھاگنا چاہے گا۔ لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقین سمجھو۔ کہ اس کے صیہوں پر جلد تر ایک آفت آنیوالی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اس کو پکڑ لیگی۔ اب میں اس مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد کر اور پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔"

اس اشتہار میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں :-

(۱) پہلے مکتوب کی طرح اس اشتہار میں صرف دعوت مباہلہ ہی نہیں دی گئی۔ بلکہ جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ اسی میں دوئی کے انجام۔ اور اس کی ہلاکت کی صریح خبر بھی دی گئی۔

(۲) اس میں حضورؑ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر ڈوئی "صراحتاً یا اشارتاً" میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا۔ تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیگا۔" گویا خواہ وہ دعوت مباہلہ کو باقاعدہ طور پر منظور نہ بھی کرے۔ پھر بھی اگر اشارتاً بھی وہ حضور کے مقابلہ میں کھڑا ہوا۔ تو وہ حضورؑ کی زندگی میں ہلاک ہو جائیگا۔

(۳) اگر وہ موت سے بھاگنا بھی چاہے گا۔ تو نہیں بھاگ سکے گا۔ کیونکہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔ "ایسے بھاری مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے صیہوں پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے"

مسٹر ڈوئی کا جواب:۔ جب امریکہ کے اخبارات میں اس اشتہار کا خوب چرچا ہونے لگا۔ اور ہر طرف سے مسٹر ڈوئی سے اس کے جواب کا تقاضا ہونے لگا۔ تو اس نے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اپنے اخبار میں اس اشتہار کا نہایت حقارت کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں۔ کہ کیوں تم فلاں فلاں بات کا جواب نہیں دیتے؟ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کو جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں۔ تو یکدم ان کو کچل سکتا ہوں۔ میں ان کو موقع دیتا ہوں۔ کہ میرے سامنے سے دور چلے جائیں۔ اور کچھ دن اور زندہ رہیں۔"

پھر اس نے حضرت مرزا صاحب کو "بیوقوف محمدی مسیح" کے نام سے پکارتے ہوئے لکھا:۔ "اگر میں خدا کی زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں۔ تو پھر کوئی بھی نہیں۔"

اسلام کی تباہی کے متعلق بھی وہ اپنی پیشگوئی پر اصرار کرتا رہا۔ چنانچہ جنوری ۱۹۰۴ء کے ایک پرچہ میں اس نے لکھا:۔

"میرا یہ کام ہے کہ لوگوں کو مشرق اور مغرب سے اور شمال اور جنوب سے نکال کر جمع کروں۔ اور ان کو اسی صیہون اور دوسرے ایسے ہی شہروں میں آباد کروں۔ یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔ جبکہ تمام کے تمام مسلمان صفحۂ دنیا سے نابود کر دیئے جائیں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی ہلاکت کی جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس کے جواب میں اس نے بھی اپنے ۵ دسمبر ۱۹۰۳ء کے پرچے میں یہ خواب شائع کی کہ "فرشتے نے مجھے کہا ہے۔ کہ تو اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔"

ڈوئی کی مندرجہ بالا تحریریں (جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار کے جواب میں لکھی تھیں) بتاتی ہیں کہ

(۱) اگرچہ کھلے الفاظ میں اس نے دعوت مباہلہ کو قبول نہ کیا۔ مگر وہ حضورؑ کا بڑے تحقیر آمیز الفاظ میں ذکر کرتا رہا۔

(۲) اسلام کی تباہی کے متعلق بھی اپنی پیشگوئی پر اصرار کرتا رہا۔ اور اپنی طرف سے حضرت مرزا صاحبؑ کی دعائے مباہلہ میں یہ دعا بھی شائع کر دی۔ کہ "اے خدا وہ دن جلد لا۔ جب سارے مسلمان صفحۂ دنیا سے نابود کر دیئے جائیں۔"

(۳) اپنی یہ خواب شائع کر دی۔ کہ میں غالب رہوں گا۔ یہ خواب دراصل حضرت مرزا صاحب کی طرف سے اسکی ہلاکت کی جو خبر دی گئی تھی۔ اس کا جواب تھا۔ یہ سب امور بتاتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف اشارتاً بلکہ صراحتاً حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر نکل کھڑا ہوا۔ اور اسلام کے متعلق اپنے خیالات پر نہ صرف قائم رہا۔ بلکہ اس کے نابود ہونے کی پیشگوئی پر اصرار کرنے لگا۔ اور اس طرح اس نے اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ اور پیشگوئی کا نشانہ بنا لیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیسری بار اطلاع جب باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبردست انتباہ کے مسٹر ڈوئی اسلام کی تحقیر کرنے سے باز نہ آیا۔ تو ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کو حضرت مرزا صاحبؑ نے "تازہ نشان کی پیشگوئی" کے عنوان سے یہ اعلان شائع فرمایا:۔

"خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اور خدا کے ہاتھ سے آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے۔ کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا۔ تا وہ یہ گواہی دے۔ کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں۔ اسکی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے۔"

(رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کا عبرتناک ظہور:۔ اب آیئے واقعات کے آئینہ میں دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ نے کیا ظاہر کیا۔ آیا مسٹر ڈوئی کی پیشگوئی کے مطابق (نعوذ باللہ) اسلام نابود ہو گیا۔ اور وہ اپنے دشمن (حضرت مرزا صاحبؑ) پر غالب آگیا۔ یا اسلام کے نمائندہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ :۔

(۱) حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف سے پیشگوئی کے شائع ہونے کے معاً بعد مسٹر ڈوئی ولد الزنا ثابت ہوا۔ چنانچہ اس نے خود اخبارات میں یہ بیان دیا۔ کہ جس شخص کے ساتھ اسکی ماں کا نکاح ہوا تھا۔ وہ اس کا اصلی باپ نہیں تھا کیونکہ اس نکاح سے پہلے اسکی ماں کا ایک اور شخص سے ناجائز تعلق تھا۔ اور اسی ناجائز تعلق کے نتیجہ میں وہ پیدا ہوا۔

(۲) اسکی صحت اتنی اچھی تھی۔ کہ اس کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ وہ نہ صرف خود ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہیگا۔ بلکہ وہ لوگوں کو بھی بیماریوں سے شفا دے سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ کہ یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو خود اس پر فالج کا حملہ ہو گیا۔ اور ۱۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو اس پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ جس نے اسے کسی کام کے قابل بھی نہ چھوڑا۔ اور وہ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاچار ہو گیا۔ سخت بیماری کی حالت میں وہ تبدیلی آب وہوا کے لئے ایک جزیرہ میں چلا گیا۔ اور صیہون میں اپنا کاروبار اپنے مریدوں اور ماتحتوں کے سپرد کر گیا۔

(۳) اسکی غیر حاضری میں اس کے مریدوں کو معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص تو اندرونی طور پر سخت سیہ کار اور ناپاک شخص تھا۔ کیونکہ گو وہ اپنے مریدوں کو شراب خوری سے منع کیا کرتا تھا۔ مگر اس کے خاص کمروں میں سے شراب برآمد ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اندرونی طور پر اس کے بعض لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات بھی تھے۔

(۴) پچاسی لاکھ روپے کی خیانت اور غبن کا الزام اس کے مریدوں نے اس پر لگایا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اس نے ایک لاکھ روپیہ صرف بطور تحائف اپنی منظور نظر عورتوں کو خفیہ طور پر دے دیا تھا۔

(۵) چونکہ ڈوئی ان الزامات سے اپنی بریت ثابت نہ کر سکا۔ بلکہ خود اسکی بیوی اور اس کے بیٹے نے ان الزامات کی تصدیق کی اس لئے آہستہ آہستہ اس کے سارے مرید اس سے علیحدہ ہو گئے۔ انہوں نے اسکی سیہ کاریوں کی تفصیل اخبارات میں شائع کی۔ اور ہر طرف سے اس پر لعنت ملامت ہونے لگی۔

(۶) اسکی ساری عزت خاک میں مل گئی۔ کروڑوں روپیہ کی جائیداد میں سے ایک پیسہ بھی اسے نہ ملا۔ اس نے عدالت کے ذریعہ جائیداد حاصل کرنے کی کوشش کی مگر اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔

(۷) جب وہ اپنی بستی صیہوں میں واپس آیا تو اس جگہ جہاں ہزاروں افراد اس کے ادنیٰ اشارے پر جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے ایک شخص بھی اس کے استقبال کے لئے نہ آیا۔ اس نے ایک اپیل کے ذریعہ سے اپنے مریدوں کو پھر اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ مگر کسی نے بھی اسکی آواز پر کان نہ دھرا۔

(۸) جسمانی طور پر پہلے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا پھر حواس مختل ہو گئے۔ اور وہ دیوانہ ہو گیا۔ آخر جب اسکی حسرت۔ دکھ۔ مایوسی اور ذلت انتہاء کو پہنچ گئی۔ تو ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو صبح آٹھ بجے اسکی موت واقع ہو گئی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اور اس طرح خدا کے سچے مسیح۔ اسلام کے خادم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئی کے عین مطابق ان کے دیکھتے دیکھتے مسٹر ڈوئی نے "بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیا۔"

چنانچہ بوسٹن (امریکہ) کے اخبار ہیرلڈ نے اس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"ڈوئی ایسی حالت میں مرا۔ جبکہ اس کے تمام دوستوں نے اسے چھوڑ دیا۔ اسکی دولت اور اقبال جاتے رہے۔ وہ مفلوج اور دیوانہ ہو گیا۔ اور ایک نہایت ہی بری موت مرا۔ اس کا صیہون بھی اندرونی جھگڑوں اور فسادوں کے سبب سے نہایت خراب حالت میں ہو گیا۔" (اخبار ہیرلڈ ۲۳ جون ۱۹۰۷ء)

امریکی اخبارات کی طرف سے پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف چونکہ اللہ تعالےٰ کے تصرف کے ماتحت امریکہ کے اخبارات میں بڑی کثرت کے ساتھ اس پیشگوئی کی اشاعت ہو چکی تھی۔ اس لئے جب یہ نہایت واضح طور پر پوری ہو گئی۔ تو ان اخبارات کو باوجود عیسائی ہونے کے اور باوجود اس کے کہ ان کے قلوب میں سینکڑوں سال سے اسلام کے متعلق تعصب اور عداوت کے جذبات نشوونما پا رہے تھے انہیں چار و ناچار یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی واقعی پوری ہو گئی۔ بطور نمونہ صرف دو اخبارات کے اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

اخبار ٹروتھ سیکر نیو یارک نے لکھا:۔

(۱) "قادیان کے رہنے والے نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ اگر ڈوئی چیلنج قبول کرلیگا۔ تو وہ میری آنکھوں کے سامنے دنیا کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ چھوڑ دیگا۔ ...... اس طرح چیلنج کرنا جس میں موت صداقت کا معیار ہو۔ ایک خطرہ والا امر تھا کیونکہ چیلنج کرنے والا شخص دوسرے سے عمر میں پندرہ سال بڑا تھا۔ اور ایک ایسی سرزمین میں جہاں ایک طرف طاعون زور پر ہو۔ اور دوسری طرف مذہب کی خاطر قتل کر دینے والے لوگ کثرت سے موجود ہوں۔ ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ

اکسیر اٹھرا
اعلیٰ اجزا سے تیار شدہ
جدید عجائب گھر بیسکر ۴۰۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیر تک زندہ رہنے کے خواہاں تھے۔ مگر وہ جیت گیا۔" (ڈیٹرائٹ سیکرولڈ جون ۱۹۰۷ء)

(۳) اخبار ڈولتھ گوٹ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۷ء رقمطراز ہے:۔

"۱۹۰۲ء میں جب ڈوئی نے اسلام پر ایک حملہ کیا۔ اور اسکی تباہی کی پیشگوئی کی۔ تو انہوں نے (یعنی حضرت مرزا صاحب نے۔ ناقل) پیشگوئی شائع کی۔ کہ شکاگو کا الیاس میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور حسرتوں کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ اس وقت ڈوئی دنیوی اقبال کے معراج پر تھا۔ کثیر دولت کا مالک تھا۔ اور ہزاروں مرید اس کے ایسے معتقد تھے۔ کہ اسکی ہر ایک بات کو تسلیم کرتے تھے۔ اور وہ ایک تندرست اور توانا آدمی تھا۔ جو احمد سے کئی سال عمر میں چھوٹا تھا۔ اس لئے اگر احمد اور ان کے پیرو اس پیشگوئی کے (جو چند ماہ ہوئے پوری ہوگئی) نہایت صحت سے پورا ہونے پر فخر کریں۔ تو ان پر کوئی الزام نہیں۔"

پیشگوئی کی عظمت و اہمیت:۔ اب ہم تمام شریف اور سنجیدہ اصحاب سے درخواست کریں گے کہ وہ خدارا غور کریں۔ کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر ایسی پیشگوئی کرے۔ اور پھر اسکو لفظ بلفظ پورا کرنے کا انتظام بھی کرے؟ ذرا غور کیجئے! (۱) ڈوئی کی ہلاکت کی خبر ایسے حالات میں دی جاتی ہے۔ جبکہ حضور اکثر بیمار رہتے تھے اور ان کے بالمقابل مسٹر ڈوئی کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی تھی اور وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سے پندرہ برس چھوٹا بھی تھا۔

(۲) باوجود اس کے کہ قادیان کی گمنام بستی سے یہ پیشگوئی شائع کی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ یہاں سے ہزاروں میل دور یورپ اور امریکہ کے اخبارات بھی اسے شائع کرتے ہیں۔ اور غیر معمولی طور پر اسکی اشاعت کرتے ہیں۔

(۳) ڈوئی اگر پہلی بار ہی مقابلہ میں آجاتا۔ تو اس پیشگوئی کی اشاعت قدرے کم رہتی۔ لیکن وہ خاموش رہتا ہے۔ حتیٰ کہ دوسری بار پھر حضرت مرزا صاحب اسے چیلنج دیتے ہیں۔ اور اس کے متعلق ہلاکت کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور اخبارات میں پہلے سے بھی بڑھ کر اس کا چرچا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جنہیں پہلی بار اس کا علم نہ ہو سکا۔ انہیں بھی اس کا علم ہو جاتا ہے۔

(۴) پیشگوئی میں کہا گیا تھا۔ کہ اگر مسٹر ڈوئی اشارۃً یا صراحتاً مقابلہ کریگا۔ تو پھر ہلاک ہو جائیگا۔ اب اگر وہ بالکل خاموش رہتا۔ تو پھر بھی یہ نشان ظاہر نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے تصرف نے اسے مقابلہ میں لا کھڑا کیا۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ایک قہری نشان کا ذریعہ بن گیا۔

(۵) ہو سکتا تھا۔ کہ وہ معمولی طور پر بیمار ہو کر مرجاتا۔ لیکن خدا کے مسیح نے "حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑنے" کی اطلاع دی تھی۔ چنانچہ یہ الفاظ حیرت انگیز طور پر لفظ بلفظ پورے ہوگئے۔ حتیٰ کہ دوست اور دشمن سب پکار اٹھے۔ کہ واقعی مسٹر ڈوئی انتہائی حسرت اور دکھ کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہے۔

(۶) عین ممکن تھا۔ کہ مسٹر ڈوئی تو مرجاتا لیکن اسکی بستی صیہون ہر قسم کی تباہی سے محفوظ رہتی۔ لیکن صیہون کا بھی سارا نظام درہم برہم ہوگیا۔ اور اس طرح خدا کی طرف سے دی ہوئی یہ خبر پوری ہوئی۔ کہ "صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔"

اس پیشگوئی سے کیا ثابت ہے؟

ہر سلیم الفطرت انسان جو اول سے آخر تک اس پیشگوئی کا مطالعہ کرے گا یہ تسلیم کئے بغیر نہ رہیگا۔ کہ اس پیشگوئی سے حسب ذیل امور روز روشن کی طرح ثابت ہوتے ہیں۔ کہ

(۱) دنیا میں واقعی ایک زندہ۔ عالم الغیب اور قادر مطلق خدا موجود ہے۔ جو اپنے پاک بندوں کو غیب کی وہ خبریں بتاتا ہے۔ جو کوئی انسان اپنی طاقت۔ عقل یا قیاس سے معلوم نہیں کر سکتا۔

(۲) اسلام سچا مذہب ہے۔ اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے برحق نبی اور رسول ہیں۔ کیونکہ اس مذہب اور اس پاک رسول (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے اللہ تعالیٰ غیرت دکھاتا ہے۔ اور جو شخص کسی طور سے بھی اسکی تحقیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی عبرتناک قہری تجلی کے ذریعہ سے اسے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

(۳) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اپنے تمام دعاوی میں سچے تھے اور آپ کا اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق تھا۔ کہ وہ آپ کو اپنے علم غیب سے اطلاع بخشتا تھا۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے عدیم المثال محبت اور غیرت رکھتے تھے۔

کہنے کو تو اس وقت بھی دنیا میں کروڑوں مسلمان موجود تھے۔ اور ان سب کو محبت اسلام کا دعویٰ تھا لیکن جب کبھی دنیا کے کسی گوشہ میں بھی کوئی اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلے کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ صرف آپکو ہی یہ توفیق عطا فرماتا تھا۔ کہ آپ اسلام کی نیابت میں اس کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور اس وقت تک چین نہ لیتے تھے۔ جب تک کہ اسے شکست فاش دیکر اسلام کا نام بلند نہ کر دیتے۔

(۵) آج اس بزرگ ہستی پر اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اور الزام بھی ان لوگوں کی طرف سے لگایا جاتا ہے۔ جنہیں آج تک کبھی بھی دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کی توفیق نہیں ملی۔

غرض مسٹر ڈوئی کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی ہستی کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجانب اللہ ہونے کا ایک واضح نشان ہے۔ کاش اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۵۰ء

۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء بروز منگل

پہلا اجلاس

۱۰-۰۰ سے ۱۰-۱۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۱۵ ″ ۱۰-۴۵ ″ — افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۰-۴۵ ″ ۱۱-۳۰ ″ — ذکر حبیب — حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (سابق مبلغ انگلستان و امریکہ)

۱۱-۳۰ ″ ۱۲-۱۵ ″ — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید مخالفت کے باوجود آپ کی کامیابی — جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) (یونیورسٹی پروفیسر آف فلاسفی ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ کالج لاہور)

۱۲-۱۵ ″ ۱-۰۰ ″ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ عدیم المثال ہے — (مقرر کا نام زیر غور ہے)

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۲-۳۰ سے ۲-۴۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۴۵ ″ ۳-۳۰ ″ — پسر موعود کی پیشگوئی کا ظہور — جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ

۳-۳۰ ″ ۴-۱۵ ″ — نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اسلام نے کیوں منع قرار دیا ہے — جناب ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل

۴-۱۵ ″ ۵-۰۰ ″ — ممالک یورپ میں تبلیغ اسلام کا مستقبل — جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی سابق امام مسجد لنڈن

۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

۱۰-۰۰ سے ۱۰-۱۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۱۵ ″ ۱۱-۰۰ ″ — دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے — حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسفورڈ) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج

۱۱-۰۰ ″ ۱۱-۴۵ ″ — احمدیت پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات — جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی

۱۱-۴۵ ″ ۱۲-۳۰ ″ — حیات آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے — جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۲-۳۰ سے ۲-۴۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

۱۰-۰۰ سے ۱۰-۱۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۱۵ ″ ۱۱-۰۰ ″ — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں — جناب مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

۱۱-۰۰ ″ ۱۱-۴۵ ″ — عقیدہ و مذہب کی آزادی۔ کیا اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے؟ — جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن

۱۱-۴۵ سے ۱۲-۳۰ تک — انڈونیشیا کے حالات — جناب مولوی رحمت علی صاحب فاضل مبلغ انڈونیشیا

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۲-۳۰ سے ۲-۴۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

درخواست دعاء

مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد۔ جن کے اخلاص اور دینی خدمات سے جماعت کا کوئی فرد ناواقف نہ ہوگا۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی آنکھوں میں کچھ عرصہ سے موتیا اترنا شروع ہو گیا ہوا ہے۔ ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت احباب اور خصوصاً انصار اللہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ سیٹھ صاحب کی اہلیہ صاحبہ کے لئے صحت والی لمبی عمر کے لئے۔ اور آنکھوں کے کامیاب اپریشن کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)

طبیہ عجائب گھر کی دوائیں جلسہ سالانہ پر اخبار الفضل کے کیمپ کے قریب مل سکیں گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اور اس کی غرض وغائت

(از مکرم سید احمد علی صاحب سرلوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کی ترقی کی قبل از وقت خبریں

ہر سال جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں شمع احمدی کے پروانے مرکز احمدیت میں جمع ہو کر حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسے زمانہ میں آپ کی ترقی اور آپ کے فداکاروں کی بکثرت آمد کی خبر دی گئی تھی جبکہ آپ ابھی گوشۂ تنہائی و گمنامی میں تھے اور لوگ آپ سے چنداں روشناس نہ تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ۱۸۸۶ء میں آپ کو الہاماً فرمایا:۔

۱:۔ "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

۲:۔ "وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں رہیں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔"

۳:۔ "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۳ و صفحہ ۱۴۴)

۴:۔ نیز فرمایا:۔ "یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی مدد ہر دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ دور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۴۹)

۵:۔ پھر فرمایا:۔ "وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ یعنی اپنے مکان کو وسیع کرے۔"

ایک اور الہام میں فرمایا:۔ "وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ۔ کہ جب یہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی اور ایسا وقت آئے گا تو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا۔ اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۲)

غرض اس رنگ کی اور دوسری بے شمار پیشگوئیاں ہیں جن میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخلص مومنوں کی جماعت دیئے جانے اور آپ کے نام کے اکناف عالم میں پھیل جانے اور آپ کے سلسلہ میں الہام و وحی پانے والے اولیاء کے داخل ہونے اور مخالفین کے منصوبوں کو ناکام کر کے احمدیت کو ترقی دینے کی خبریں دی گئی تھیں۔

سو الحمدللہ کہ اب کوئی ایسا ملک نہیں جہاں آپ کا اسم مبارک نہ پہنچا ہو اور جہاں آپ کے آقا اور سردار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم آپ کے قائم کردہ مبلغین اور مبشرین کے ذریعہ نہ پہنچی ہو۔ پھر انہی پیشگوئیوں میں جماعت احمدیہ کے مرکز میں بکثرت لوگوں کی آمد کی بھی خبریں تھیں۔ چنانچہ علاوہ دیگر اوقات کے ہر سال جلسہ سالانہ قادیان اور جلسہ سالانہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ (پنجاب) کے موقعہ پر ہزاروں لوگ جمع ہوتے اور اپنی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کے کلام کو پورا ہوتے دیکھ کر اپنی روحانی اور ایمانی قوتوں کو تر و تازہ کرتے اور ترقی دیتے ہیں۔

مصلح موعود کی ولادت کی خبریں

یہی نہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو مرد اور عورتیں احمدی یا غیر احمدی تشریف لے جاتے ہیں۔ وہ خود اپنی آنکھوں سے اپنے کانوں سے خدا تعالےٰ کے اس پاک کلام کی عملی تفسیر ملاحظہ فرماتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۸۸۶ء میں ان لفظوں سے نازل ہوا کہ:۔

"ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا .... وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا ...... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا .... ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

نیز بتایا گیا کہ:۔

"ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پھر یہ بھی فرمایا کہ:۔

"ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱)

گویا فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ برس کے اندر اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لمبی عمر پانے والا اور بے شمار صفات حسنہ رکھنے والے اور حضرت عمرؓ کی طرح دوسرا خلیفہ اور صاحب الہام و وحی ہونے والے لڑکے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جس کے مطابق تیسرے ہی سال کے اختتام پر یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ موجودہ خلیفہ و امام جماعت احمدیہ تولد ہوئے۔ جو صفات مندرجہ بالا سے متصف ہیں اور کلام اللہ اور صداقت اسلام و قرآن اور الہامات مسیح موعود علیہ السلام کی حقانیت کا نہایت ہی روشن اور چمکتا ہوا بین نشان اور معجزہ ہیں۔ ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

جلسے کے مبارک ایام میں پورا فائدہ اٹھائیے

غرضیکہ جلسہ سالانہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیائے امت محمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مصداق خلیفہ اور امام جماعت احمدیہ کے حقائق و معارف سے پر مواعظ حسنہ سن کر اور آپ کا پر نور و پر رونق چہرہ دیکھ کر مومنین کا ایمان صیقل ہو جاتا ہے اور دیگر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقاریر سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ حتی الامکان اس جلسہ کے برکات اور انوار سے متمتع ہونے کی کوشش کرے .... اور جلسہ سالانہ پر پہنچ کر جہاں اپنے اوقات کو نماز تلاوت قرآن۔ دعا۔ استغفار۔ درود شریف۔ نوافل اور ذکر الٰہی میں صرف کرے وہاں پوری باقاعدگی کے ساتھ تقریریں سنے۔ بزرگان سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے فیضیاب ہو کر علمی اور عملی ترقیات حاصل کرے۔

احباب کی آگاہی کے لئے

اعلان کیا جاتا ہے کہ جس عمارتی لکڑی کے متعلق نظارت علیا کی طرف سے اعلان زیر عنوان "ربوہ میں عمارتوں کی تعمیر کے انتظامات" اخبار الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک حصہ ربوہ میں پہنچ چکا ہے۔ باقی ماندہ لکڑی انشاء اللہ آجکل پہنچنے والی ہے بلٹی آچکی ہے۔

اگرچہ کافی لکڑی کا سٹاک مہیا کیا جا رہا ہے۔ مگر پبلک کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر اور سلسلہ کی عمارات کا بھی لحاظ رکھتے ہوئے سارے ربوہ کی فوری ضروریات کے لئے شاید یہ مکتفی نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان میں عمارتی لکڑی کی بہت قلت ہے بہر حال ہماری یہ انتہائی کوشش ہو گی کہ دوستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا اہتمام کریں۔ کیونکہ ربوہ کی اہمیت اور تقدس کا اقتضاء یہی ہے کہ ربوہ اپنی شان کے ساتھ جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ کر دنیا کے سامنے صداقت احمدیت کا مزید براں زندہ اور تازہ نشان پیش کر سکے۔ چونکہ دوستوں کے اندر بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ اور اسی جذبہ کے پیش نظر وہ اپنی عمارات کو ربوہ میں جلد مکمل دیکھنے کے متمنی ہیں۔

بنا بریں

بمنظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہم نے احباب کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے عمارتی سامان کی فراہمی کا کافی سٹاک کر لیا ہے اور حضور نے بھی ازراہ شفقت دوستوں کے پاس فروخت کرنے کی اجازت عطا فرما کر کمال احسان فرمایا ہے اس لئے اب دوستوں کے لئے نادر موقعہ ہے کہ وہ اپنی ضروریات کا خیال رکھ کر اس موقعہ سے پورا پورا استفادہ کرتے ہوئے فوراً آرڈر بھیج کر لکڑی لوہا سیمنٹ۔ چونہ ریزرو کروا لیں ورنہ پھر دوسرے موقعہ کا انتظار کرنا پڑے گا۔ دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ لکڑی دیار اول درجہ کی ہوگی۔ اور تازہ مال بڑی شہتیریوں کی شکل میں ہوگا۔ نرخ بہت واجبی ہونگے

خاکسار
سیکرٹری تعمیر ربوہ

جواہرات اور خالص سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے وقت ہماری خدمات حاصل کریں۔

جوہری برادرز

میسرز خدا بخش احمدی فضل الٰہی صراف سوہا بازار
نوٹ:۔ چوک کیسیرے سے سوہا بازار میں بائیں طرف

تحریک جدید کی قربانیاں غیر محدود عرصہ کیلئے ہیں

مجاہدین تحریک جدید کا لبیک

382
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع تحریک سے فرماتے چلے آ رہے ہیں کہ یہ قربانیوں کی تحریک ہمیشہ کے لئے ہے۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں آ سکتا۔ کہ مومن کے لئے قربانی کا زمانہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ حضور ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء کے خطبہ میں جسے پندرہ سال ہو چکے فرماتے ہیں۔

(۱) "یاد رکھو! اسلام احمدیت کا نام ہے۔ وہی اسلام جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ مگر اسلام اس چیز کا نام نہیں کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کی چند رکعتیں پڑھ لو۔ یہ تو قشر ہے۔

(۲) اسلام نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صداقت اور اس کے نور کے دنیا میں قائم ہو جانے کا۔ اور نور الٰہی کی شعاعوں کے پھیلنے میں جو چیزیں روک ہیں۔ ان کو مٹا دینے کا۔

(۳) پس یہ اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ جب تمہاری بعثت کی غرض ہی خدا کے نور کو پھیلانا ہے۔ اور اس کے رستہ میں حائل شدہ روکوں کو دور کرنا۔ تو تمہاری قربانیوں کی کوئی حد مقرر نہیں کی جا سکتی۔ اور کیا۔ یا کیوں اور کیسے کا سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ جو اس خیال سے قربانی میں شامل ہوتا ہے۔ کہ ایک یا دو سال کے بعد یہ ختم ہو جائے گی۔ اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ بالکل شامل نہ ہو۔

(۴) میں نے یہ تحریک قربانیاں ختم کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار کرنے اور ان کی مشق کرانے کے لئے جاری کی ہے۔ پس جس کے دل میں قربانی کے ختم ہونے کا خیال غالب ہے اسے اس میں ہرگز نہ شامل ہونا چاہیئے۔

(۵) پس یاد رکھو۔ قربانی کا زمانہ مومن کے لئے کبھی ختم نہیں ہوتا۔ قربانیوں کی شکلیں بدلیں گی ممکن ہے کچھ عرصہ کے بعد اور قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں۔ مگر مومن کے لئے قربانی کا زمانہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ جن لوگوں نے اسلام کو میری تحریک جدید کی طرح عارضی سمجھا۔ وہی اس کا بیڑا غرق کرنے والے ہوئے۔ جس دن کسی احمدی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اب جدوجہد کی ضرورت نہیں۔ وہ اسلام کی دوبارہ موت کا موجب ہوگا۔ اور ابلیسوں کی ایک اور نسل کے لئے بمنزلہ آدم کہلائے گا۔ اور قیامت تک اس پر لعنتیں پڑتی رہیں گی۔

پس یہ خیالات دل سے نکال دو۔ کہ یہ قربانیاں ایک یا دو سال بعد ختم ہو جائیں گی۔ صرف وہی لوگ شامل ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ جو تیار ہوں۔ کہ اسے غیر محدود عرصہ کے لئے جاری رکھیں گے۔ قربانی اسی کی مفید ہو سکتی ہے جو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ہی ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریک جدید کی فوج کے مجاہد اپنے آپ کو ہمیشہ قربانی کے لئے پیش کر رہے ہیں چنانچہ

(۱) مکرم صاحب دین صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ۔ حضور کا نوازش نامہ مورخہ ۱۲/۵ پہنچا ویسے تو یہ عاجز بحقیقہ ساری عمر سے ہی چندہ دے رہا ہے۔ اور خاکسار موصی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو قبول فرمایئے۔ چونکہ تحریک جدید کے چندہ کی میعاد حضور نے مقرر فرمائی تھی۔ میعاد کے تقرر کو ہی بابرکت سمجھتے ہوئے غلام نے پچیس سال کی میعاد عرض کی تھی۔ اب حضور نے فرمایا۔ کہ آپ پچیس سال کیوں کہہ رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں تو یہ ہونا چاہیئے کہ میں ساری عمر چندہ دوں گا؟

حضور کا میرے لئے یہ مبارک ارشاد ساری عمر کے لئے میعاد کے لحاظ سے مقرر ہو گیا۔ سو انشاء اللہ تعالیٰ عاجز ساری عمر کے لئے تحریک جدید کا وعدہ پیش کرتا ہے۔ حضور منظور فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں۔

(۲) مکرم عزیزم محمود خان صاحب بہاول پور۔ حضور کا نئے سال کا تحریک جدید کا اعلان پڑھا۔ تعجب ہے۔ کہ بعض مبلغ بھی معترض ہیں۔ اس قسم کی خلش اگر تھی تو پہلے دس سالوں کے اندر ہی رفع ہو جانی چاہیئے تھی میرے تو وہم گمان میں بھی نہیں آیا۔ کہ انیس سال کے بعد دفتر اول کو سبکدوش کر دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ بس تمہارے چندہ کی اب ضرورت نہیں رہی۔

حضور کا فرمان میرے کانوں میں گونجتا رہتا ہے۔ کہ جس دن کسی خلیفہ نے یہ کہا۔ کہ اب جماعت کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ سمجھ لو کہ خلافت حقہ ختم ہو گئی۔ اور کوئی شیطان بول رہا ہے۔

دراصل قربانی کا صحیح مذاق تو تحریک جدید نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور یہ جماعت پر ظلم ہوگا۔ کہ اب اس ذوق کو کبھی مٹنے کا موقعہ دیا جائے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ اور ہمیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق بخشے۔ اور پھر اس قربانی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ تاہم اس کے سامنے مجرم کی حیثیت سے پیش نہ ہوں۔

(۳) منشی کنظیم الرحمٰن صاحب دفتر نظارت امور عامہ۔ سترھویں سال کا وعدہ پیش حضور کرتے ہوئے لکھا کہ میں حضور کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے اس چندہ میں جو تبلیغ اسلام و تبلیغ اشاعت احمدیت کے لئے مخصوص ہے جب تک زندہ ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ادا کرتا رہوں گا۔ میرا وعدہ تازندگی ہے۔ کیونکہ حضور میں اس چندہ کو وقتی چندہ یا میعادی چندہ نہیں سمجھتا بلکہ مستقل اور تازیست سمجھتا ہوں۔

(۴) محترمہ اہلیہ صاحبہ منشی کنظیم الرحمٰن صاحب ربوہ۔ سترھویں سال کے چندہ کا وعدہ کرتی ہوئی لکھتی ہیں کہ جب تک میں زندہ ہوں۔ اس تحریک میں انشاء اللہ تعالیٰ چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ یہ وقتی چندہ نہیں

(۵) ڈاکٹر محمد شاہنواز خاں صاحب۔ حضور ہم کو انیس سال کے بعد خدمت سے محروم نہ کر دینا ہم نے تحریک جدید کے انیس سالہ دور سے کبھی بھی یہ نہیں سمجھا کہ انیس سال کے بعد مالی خدمت کے مواقع ختم ہو جائیں گے۔ یا ہم کو آرام کے لئے ذرا مہلت دی جائے گی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ انیس سال کے بعد موجودہ دور ختم ہو جائے۔ اور ایک اور نیا انیس سالہ دور شروع ہو جائے۔ یا مالی خدمت کی صورت بدل دی جائے۔ ہم تو اسی دن اپنی روحانی موت مر جائیں گے۔ جب کوئی سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے تھک جائے۔ اور آرام کے لئے مہلت طلب کرے مومن تو خدا کی گود میں جا کر ہی آرام کیا کرتا ہے نہ کہ دنیا کے

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا میری والدہ اور میرا شیر خوار بھائی اور میری آپا سب کے سب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:۔ محمد حمید احمد نسیم گوالمنڈی لاہور

بلوچستان کول ایجنسیز
اپنے کارخانوں اور ایجنٹوں کیلئے حسب منشاء کوئلہ حاصل کرنے کے لئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
نوٹ: جلسہ کے دنوں میں احباب ہمیں ربوہ میں ملیں
ہیڈ آفس پوسٹ بکس نمبر ۳۰ کوئٹہ
برانچ آفس ۔ رتن باغ سیمنٹ بلڈنگ لاہور

بیاض خاص حضرت مولینا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کے حالات مجربات۔ قیمت ۲/۱۰/-
دستور الاطباء حضرت حکیم صاحب موصوف کا فوٹو اور دہلی وغیرہ کے مشہور حکماء کے فوٹو مع مجربات اور دستور مطب قیمت ہر دو حصہ قیمت ۴/-
ڈاکٹری فارماکوپیا اردو۔ انجکشن گائیڈ اردو۔
۱۲/- ۳ مجلد سنہری ۴/۸ ۔ ۲/۸ مجلد سنہری ۳/-
تحقیقات کشتہ جات ۱/۸ رسالہ اسٹے نقش کو ب ۸/-
پتہ
قصر الحکمت پٹیالہ ہاؤس میکلوڈ روڈ لاہور

دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ ربوہ میں
پہلے سالوں کی طرح اس سال بھی دواخانہ نورالدین جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں کھلے گا۔ نصرت گرلز ہائی سکول میں مستورات کے علاج کے لئے خاص انتظام ہوگا۔ بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب صاحب عمر طبیبہ قابلہ مستند طبیہ کالج دہلی مریض عورتوں کو طبی مشورہ دیں گی۔ خواتین طبی مشورہ بغیر فیس کے حاصل کریں۔ اسی طرح مردوں کیلئے بھی طبی مشورہ کا انتظام ہوگا۔
منیجر دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور

تفسیر القرآن انگریزی کے قرضہ جات کے متعلق ضروری اعلان

وہ احباب جنہوں نے آج سے کئی سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر تفسیر القرآن انگریزی کی طباعت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو قرضہ دیا تھا۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے متعلق ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ سے فوراً خط و کتابت کریں۔ تاکہ ان کے قرضہ جات کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔ امید ہے قرضخواہ احباب اس بارہ میں بے توجہی سے کام نہیں لینگے۔

المشتہر ناظر ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ ضلع جھنگ

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض "خدا" یا "اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ "اللہ تعالیٰ" یا "خدا تعالیٰ" کہا کریں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اُس کی بلندیٔ شان کا اظہار ہونا چاہیئے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- ع

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ؎ کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے ؎ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے (یہ مصرع الہامی ہے)

خدا تعالیٰ کہنے میں بڑی برکات ہیں

میاں سراج الدین سائیکل مرچنٹ نیلہ گنبد لاہور

ہر قسم کے امپورٹ ایکسپورٹ کے کام کیلئے خود ملیئے یا لکھیئے

ہم مندرجہ ذیل سامان کے سول ایجنٹس ہیں:۔

"گولڈن ایگل" ہاتھ سے بننے والی اُون

ہر قسم کے ولائتی جرمن اور جاپانی سائیکل اور سامان سائیکل۔ کاربن پیپر (ڈیلیٹا) بہترین مال۔ دیدہ زیب پیکنگ اور دام واجبی۔ سٹیشنری جرمنی۔ ولائتی اور امریکن ہر قسم کا سوتی۔ اُونی۔ ریشمی کپڑا ولائتی۔ جاپانی اور امریکن) تفصیلات کیلئے

یامین برادرس (ایجنٹس) پاکستان۔ ۴ ڈلہوزی روڈ۔ راولپنڈی

اپنی ملکی صنعت کو ترقی دیں

ہر قسم کے ہتھیار ہم سے خریدیں۔ اعلیٰ درجہ کی اکنالی دو نالی گھوڑے والی اور ہیمرلیس بندوقیں ہمارے کارخانہ میں تیار ہوتی ہیں۔ نیز ہر قسم کی مرمت حسب منشاء کی جاتی ہے۔

سیل منیجر پیسین مینوفیکچرنگ کمپنی نمبر ۲ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

زکوٰۃ اور زیورات

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی حاصل ہو گی کہ "احمدیہ دوکان زیورات قادیان" نے ربوہ میں بھی سونے چاندی کے زیورات بنانے اور الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی انگوٹھیاں بنانے کا کام شروع کر دیا ہے [illegible] صاحب نصاب بہنیں خالص زیورات [illegible]نے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب بھی [حا]صل کر سکتی ہیں۔ کام ستھرا اور تسلی بخش [ہو]نے کی گارنٹی لینی ہو۔ تو آرڈر دیجئے۔

[ض]یاء الدین احمد ربوہ ضلع جھنگ

تعارف

دواخانہ فیض عام قادیان دارالامان

۱۔ دواخانہ مذکور عرصہ بیس سال سے جاری ہے اول بر تھا۔ پھر لاہور مالعبد قادیان میں اس کو قدیمی شہرت حاصل ہے۔

۲۔ اس دواخانہ میں ہر مرض مردانہ و مستورات بچگان کا پوری ہمدردی و توجہ سے علاج کیا جاتا ہے

۳۔ نسخہ جات ہر قسم کی گولیاں سفوف۔ معجونات جوارشات وغیرہ نہایت عمدگی سے تیار کئے جاتے ہیں آجکل بوجہ آسانی ڈاک ہندوستان میں پارسل وغیرہ کی آمد و رفت بخوبی جاری ہے۔ ۴۔ مریض کے مفصل حالات تحریری آجانے پر بھی علاج تجویز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سفارشات کی پوری طرح تعمیل کی جاتی ہے۔ المشتہر:۔ حکیم عبدالرحیم

دواخانہ فیض عام قادیان دارالامان

[ط]اقت کی گولی

[اعصا]بی پٹھوں کی کمزوری دور [کر کے] شاہ زور اور طاقتور بنا کر [جو]انی لا دیتی ہے۔ پانچ روپے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت ایک تولہ دو روپے عا

و دیگر ادویات جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ سے بھی مل سکیں گی۔ منیجر

حب مروارید

ضعف دل۔ کمی خون اعصاب کی کمزوری دور کر کے خون کثرت پیدا کرتی ہے۔ قیمت ساٹھ گولی پانچ روپے

[ح]ب فولادی

[خو]نی دردوں کے لئے [بہت]رین تحفہ۔

[قیمت] ساٹھ گولی تین روپے

حب افسنتین

معدہ و جگر کی پرانی کمزوری جس کی وجہ سے انسان وہمی ہو جاتا ہے۔ دائمی قبض۔ نفخ۔ تبخیر وغیرہ کے لئے اکسیر ہے خوراک ایک ماہ پانچ روپے

اکسیر بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ان کے استعمال سے خاتمہ ہو جاتا ہے مکمل کورس پانچ روپے

[ملنے] کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ ٹرنک بازار سیالکوٹ

اشتہار دواخانہ خدمت خلق

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں۔

ہمارے دواخانہ میں مکمل نسخے اعلیٰ اجزاء سے محنت اور دیانت سے تیار کئے جاتے ہیں جن میں بعض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسخے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں تریاق اور معجونیں دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں

(۱) اکسیر ممیرا خاص:۔ امراض چشم کا کارگر علاج۔ غضب کا مفید۔ قیمت فی تولہ ۳ روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ دس آنہ تین ماشہ ۱۵ر (۲) تریاق کبیر:۔ ہر بیماری کا فوری علاج۔ گھر کا ڈاکٹر۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ فائدہ مند قیمت ۳ ماشہ ۱۲ر درمیانی شیشی ۱۲ر (۳) ہمدرد نسواں:۔ اسقاط حمل کا بے نظیر علاج۔ اس کے استعمال سے نہ صرف حمل محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ عمر بالڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۹ روپیہ (۴) فضل الٰہی:۔ اولاد نرینہ کیلئے کارگر علاج۔ نہایت ہی آزمودہ قیمت مکمل کورس ۱۶/- روپیہ (۵) شافی:۔ ملیریا کا واحد علاج۔ قیمت سو قرص ۱ ½ روپیہ

(۶) شفائی:۔ تلی۔ جگر اور پرانے بخاروں کا تیر بہدف علاج۔ قیمت ۵۰ گولیاں ۲/۰/۰ روپیہ

(۷) اکسیر نزلہ:۔ پرانے نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ نہایت ہی آزمودہ ہے قیمت ساٹھ گولیاں ۸ر

(۸) زوجام عشق:۔ مشہور نسخہ جو ہم نے خالص اجزاء سے تیار کیا ہے قیمت مکمل کورس ۸/۰ روپیہ

(۹) حب ہمزاد:۔ جوڑوں اور پٹھوں کی طاقت کے لئے بے نظیر دوا۔ قیمت ۴۰ گولیاں ۶/- روپیہ

(۱۰) اکسیر شباب:۔ جن لوگوں پر جلد بڑھاپا آ جاتا ہے۔ یا جو لوگ اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں برباد کر چکے ہوں ان کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس ۲۰ گولیاں ۶/-/-

(۱۱) حب جوانی:۔ مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج۔ اس کا استعمال اکسیر شباب کے ساتھ کرنے سے جسم میں برقی طاقت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۵۰ گولیاں چار روپیہ

(۱۲) حب جند:۔ نہایت ہی آزمودہ اور بے نظیر دوا ہے۔ اعصابی کمزوریوں یا لیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ نیند کا اڑ جانا۔ سر چکرانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ اور ہسٹریا کا واحد علاج قیمت ۴۰ گولیاں ۲۵/- روپیہ

(۱۳) حب اسگند:۔ حب جند کی طرح فوائد۔ غریبوں کے لئے اور اس نسخہ نہایت ہی آزمودہ قیمت [illegible]

(۱۴) حب مروارید عنبری:۔ کمزوری قلب اور دماغ کی طاقت کا تیر بہدف علاج۔ قیمت مکمل کورس ۶ روپیہ

(۱۵) حب سہاگ:۔ [illegible] کی دوا۔ دمہ خشک کھانسی کے لئے بے حد مفید قیمت سو گولی ۲/۰/۰ روپیہ

(۱۶) حب زعفرانی:۔ بلغمی کھانسی کے لئے بہت ہی مفید دوا۔ قیمت فی درجن ۸ر

(۱۷) تریاق سل:۔ چند خوراک سے بیماری کا اثر ٹوٹ جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۲/۵ روپیہ

(۱۸) سفوف جند:۔ جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں۔ ان کے لئے مفید دوا قیمت فی تولہ ۱۰ر

(۱۹) معجون کہربا:۔ جن عورتوں کو کثرت سے خون آتا ہو۔ اس کا بے نظیر علاج۔ قیمت فی تولہ ۸ر

(۲۰) معجون فوقل:۔ لیکوریا کا بہترین علاج قیمت فی تولہ ۸ر (۲۱) معجون مقوی:۔ دوران خون تیز کرنے والی۔ بوڑھوں کیلئے نہایت ہی مفید دوا۔ قیمت فی تولہ ۴ر (۲۲) حب کیمیاب:۔ جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی دوا۔ خون کے دباؤ کی وجہ سے جو لوگ چارپائی پر پڑ جاتے ہیں ان کیلئے بہت ہی مفید دوا ہے قیمت یکصد گولیاں ۵/- روپیہ

(۲۳) معجون مقوی رحم:۔ کمزوری رحم کا مجرب علاج قیمت فی تولہ ۲/- روپیہ (۲۴) معجون فلاسفہ:۔ قیمت فی تولہ ۵ر

(۲۵) معجون برشعثا:۔ نزلہ کھانسی کے لئے بے حد مفید قیمت فی تولہ ایک روپیہ

(۲۶) جوارش جالینوس:۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر (۲۷) لبوب کبیر:۔ قیمت فی تولہ ۵ر

(۲۸) حب لسان:۔ جن بچوں کو سوکھے کی بیماری ہو۔ ان کیلئے بہت ہی مفید دوا ہے قیمت فی درجن ۲ر

(۲۹) حب بواسیر:۔ خونی ہو یا بادی۔ اس کے استعمال سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ فی درجن قیمت ۱۰ر

(۳۰) اطریفل صغیر و کشنیز:۔ قیمت فی تولہ ۴ر (۳۱) صندل پاؤڈر:۔ قیمت فی تولہ ۵ر

(۳۲) نمک سلیمانی:۔ قیمت فی تولہ ۸ر (۳۳) حب تقویت جگر:۔ قیمت فی درجن ۳ر

(۳۴) جوشاندہ جگر:۔ قیمت ایک خوراک ۲ر (۳۵) جوشاندہ پتھری:۔ قیمت ایک خوراک ۲ر

(۳۶) اکسیر جنین:۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال اور بھی زیادہ مفید اثر رکھتا ہے قیمت فی تولہ [illegible]

(۳۷) تحسین لوتھ پوڈر:۔ مسوڑھوں کی ہر قسم کی بیماری کا فوری علاج۔ قیمت فی تولہ ۴ر

(۳۸) خمیرہ گاؤزبان:۔ قیمت فی تولہ ۵ر (۳۹) اطریفل زمانی:۔ قیمت فی تولہ ۶ر

(۴۰) حب قبض کشا:۔ دو چار گولیوں کے استعمال سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت فی درجن ۳ر

نوٹ:۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ مفردات یہاں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— میں جانتا ہوں ایمان کیا ہے —

اسلام کیا ہے عرفان کیا ہے
تجھ کو خبر کیا قرآن کیا ہے

کیا مارنے سے مٹ جاؤں گا میں
تو نے یہ سوچا نادان کیا ہے

میں احمدی ہوں میں احمدی ہوں
میں جانتا ہوں ایمان کیا ہے

سو جسم سو جان قربان اس پر
یہ جسم کیا ہے یہ جان کیا ہے

ہے ساز و سامان قرآن اپنا
اس کے سوا ساز و سامان کیا ہے

اے ناخدا ناؤ منجدھار لے چل
میں جانتا ہوں طوفان کیا ہے

ناہید اہلِ جہاں خاک جانیں
دل میں ہمارے ارمان کیا ہے

ہمشیرہ امة الرحمان ناہید

خدا کے بندے — قادیان درویش

— از مکرم ابراہیم صاحب شاد احمدی —

خدا کے بندے خدا کے بلائے بیٹھے ہیں
درِ حبیب پہ دھونی رمائے بیٹھے ہیں

اُسی کی ذات پر ان کو یقینِ کامل ہے
اسی کے فضل پہ آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں

کیا ہے دیں کو مقدم انہوں نے دنیا پر
خدا کی راہ میں سب کچھ لٹائے بیٹھے ہیں

رہیں گے زندہ قیامت تلک جو مر کر بھی
وہ اپنے مقصدِ عالی کو پائے بیٹھے ہیں

جہاں میں رہتے ہیں بیگانۂ جہاں بن کر
وہ اپنے یار سے ہی لَو لگائے بیٹھے ہیں

نہ یاد ان کو "اقارب" نہ "مال و زر" اپنے
خدا کے عشق میں سب کچھ بھلائے بیٹھے ہیں

ہے اُن کا "مقصدِ واحد" اطاعتِ آقا
اسی کے حکم سے گردن جھکائے بیٹھے ہیں

فرشتے ان پہ ہمیشہ سلام بھیجیں گے
جو قادیان کو "مسکن" بنائے بیٹھے ہیں

سپرد ان کے شعائر کی پاسبانی ہے
سپر خدا کے کرم کو بنائے بیٹھے ہیں

خدا کے دین کی خدمت میں بن گئے "درویش"
وہ اس کے نام کی عظمت بڑھائے بیٹھے ہیں

فضائیں ان کی اذانوں سے گونج اٹھتی ہیں
وقارِ دینِ محمد دکھائے بیٹھے ہیں

قلوب ان کے منور ہیں نورِ ایماں سے
چراغِ "ذکرِ الٰہی" جلائے بیٹھے ہیں

وہ جان رکھ کے ہتھیلی پہ دیں کی خاطر
ستم زمانے کے سارے اٹھائے بیٹھے ہیں

[illegible] مہدی کے ساکنین وہاں
"خدا کے پیارے" کی بستی بسائے بیٹھے ہیں

دعا ہے تجھ سے خدایا وہ شادماں رہیں
جو قادیان میں ڈیرہ جمائے بیٹھے ہیں -

جماعت احمدیہ کا شاندار علمی کارنامہ

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ و تفسیر

یہ تفسیر جو مذہبی لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی زیرِ ہدایت و نگرانی سلسلہ کے عربی و انگریزی زبان کے ماہر علماء کی ایک جماعت نے سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد مرتب کی ہے اس کا متن خوشنما عربی بلاک میں تیار کیا گیا ہے جس کے بالمقابل صحیح اور سلیس انگریزی ترجمہ ہے اور ہر آیت کے نیچے اس کے ضروری اور اہم الفاظ کے معنی اور مکمل لغوی تشریح دی گئی ہے اس کے بعد آیت کی تفسیر لکھی گئی ہے اور کراس ریفرینسز (یعنی قرآن مجید کی دیگر ہم معنی آیات کے حوالجات) دیئے گئے ہیں۔ ابتدا میں ۲۷۶ صفحات کا بسوط مقدمہ ہے جو حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے تحریر فرمایا ہے اس میں قرآن کریم سے متعلق علمی مسائل اور دیگر اہم اسلامی تعلیمات کو دلنشین پیرایہ میں بیان کرنے کے علاوہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح و سیرتِ طیبہ کو بہترین طریق پر بیان کیا گیا ہے۔

الغرض یہ تفسیر جدید ترین علمی تحقیقات کی حامل اور لطیف روحانی معارف پر مشتمل ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہے۔

علومِ قرآنی و حقائقِ فرقانی کے اس بے مثل خزانہ کی اس وقت تک دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں پہلی جلد ابتدائی دس پاروں یعنی سورہ توبہ تک کی تفسیر پر مشتمل ہے صفحات ۱۲۶۰ دوسری جلد اس کے بعد کے پانچ پاروں یعنی سورہ یونس سے لیکر سورہ کہف تک کی تفسیر ہے صفحات ۔۔۔

ھدیہ - جلد اول فی نسخہ پچیس روپے — ھدیہ - جلد دوم فی نسخہ دس روپے علاوہ محصول ڈاک

تقطیع بڑی - ٹائپ خوشنما - چھپائی روشن - کاغذ نفیس - جلد منقش ولایتی طرز کی

پتہ - دفتر تفسیر القرآن انگریزی ربوہ

گھڑیاں

موجودہ فیشن کی بہترین

ویسٹ اینڈ - فیور لیوبا - زینتھ - اومیگا

رومر اور ڈوکسا وغیرہ — خریدنے کے لئے

— یونیورسل واچ کمپنی —

۹۳ انارکلی لاہور میں تشریف لائیں

نوٹ - گھڑیوں کی تسلی بخش مرمت کے لئے بھی یونیورسل واچ کمپنی میں تشریف لائیے -

- الفضل -

جماعت کی آواز ہے۔ اس کی جسقدر وسیع اشاعت ہوگی۔ اسی قدر آواز بلند ہوگی۔ آپ خود اور اپنے دوستوں کے ذریعہ اس کی اشاعت کو وسیع کریں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا منشاء ہے کہ ہر بڑے شہر میں اس کی ایجنسیاں قائم کی جائیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالنّاصر

کوئی احمدی ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصّہ نہ لیا ہو

تا

اسلام کا جھنڈا بلند کرنے میں جماعت کے ہر فرد کا حصّہ ہو!

"قوم کو زندہ کرنے اور آئندہ نسل کے اندر بیداری پیدا کرنے اور اُسے آئندہ جنگ کے لئے تیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد جو تحریک جدید میں ابھی تک حصّہ نہیں لے رہا اُسے تحریک کر کے اس میں شامل کیا جائے۔ .... تمام نوجوان مردوں اور عورتوں کو یا وہ لوگ جو نئے آنے والے ہیں اور ہماری جماعت کے لحاظ سے بچے ہیں۔ یا وہ لوگ جو پہلے سو رہے تھے اور پہلا دور گزر گیا اور اُنہوں نے اس میں حصّہ نہ لیا رہیں ان سب کو کہتا ہوں کہ موقعہ زیادہ سے زیادہ نازک ہوتا جاتا ہے۔ ہمارا دشمن زیادہ سے زیادہ بیدار ہو رہا ہے۔ ہماری عداوتیں زیادہ سے زیادہ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اسلام زیادہ سے زیادہ خطرہ میں سے گزر رہا ہے۔ اب بھی اگر تم بیدار نہ ہوگے تو کب بیدار ہو گے۔ مَیں ہر نوجوان کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ قلیل ترین رقم ادا کر کے تحریک جدید میں حصّہ لے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

ضمیمہ روزنامہ الفضل لاہور ۱۶ دسمبر ۱۹۵۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا سولہ ۱۶ سالہ کام — ایک نظر میں

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کی ذمہ داری کلیۃً تحریک جدید کے سپرد فرمائی ہے۔ اس وقت تحریک جدید کے نظام کے ماتحت دنیا کے گوشے گوشے میں ۵۱ نہایت اہم مقامات پر تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔

(۲) ان مشنوں میں تحریک جدید کے ۷۵ واقفِ زندگی مجاہد تبلیغِ اسلام میں مصروف ہیں۔ ان مجاہدین کے تمام اخراجات تحریک جدید کے سپرد ہیں۔

(۳) مزید مبلغین کی تیاری کیلئے تحریک جدید کے نظام کے ماتحت ربوہ میں جامعۃ المبشرین قائم کیا گیا ہے جس میں ۳۵ مبلغین کو آخری ٹریننگ دی جا رہی ہے جنہیں انشاء اللہ تعالیٰ جلد روئے زمین پر تبلیغِ اسلام کیلئے پھیلا دیا جائے گا۔ مزید انتخاب زیر غور ہے۔

(۴) تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی ممالک کے متعدد طلباء ربوہ میں تعلیم دین حاصل کر رہے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ تکمیلِ تعلیم کے بعد اپنے اپنے ممالک میں واپس جا کر مبلغ کا کام کریں گے۔

(۵) تحریک جدید کے روپے سے روئے زمین کے مختلف گوشوں میں مساجد اور مشن ہاؤس قائم ہو چکے ہیں جہاں سے روزانہ پانچ وقت خدائے واحد کا نام بلند کیا جاتا ہے۔ مزید ممالک میں مساجد کی تعمیر زیر غور ہے۔

(۶) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق تحریک جدید کے نظام کے ماتحت اور تحریک جدید کے بیرونی مبلغین کے ذریعے قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔

(۷) دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے تعلیم الاسلام کالج، جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے متعدد طلباء کے نام تحریک جدید کی طرف سے وظائف جاری ہیں۔

(۸) تحریک جدید متعدد واقف زندگی طلباء اور طالبات کو کالج میں اعلیٰ تعلیم اور میڈیکل سائنس کی اعلیٰ تعلیم دلوا رہی ہے۔

(۹) تحریک جدید کے نظام کے ماتحت واقفِ زندگی طلباء کے ایک گروپ کو بیرونی ممالک میں بھجوا کر سائنس کی اعلیٰ تعلیم دلوائی گئی ہے۔

(۱۰) تحریک جدید کے روپے کے ذریعے سندھ میں جائداد زمین کی صورت میں مضبوط ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغِ اسلام کے لئے مستقل آمد کی صورت پیدا ہو جائیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے متعلق سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

چند ضروری ارشادات

(۱) تحریک جدید مستقل ثواب کا ذریعہ ہے

"ہماری نیت اس روپیہ سے (تحریک جدید کے روپیہ سے) ایسا فنڈ قائم کرنیکی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے اور قیامت تک مسلمان ہونیوالوں اور احمدیت میں شامل ہونیوالوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونیوالے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصّہ ہوگا یقیناً اللہ تعالیٰ اُن سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

(۲) تحریک جدید الٰہی تحریک ہے!

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اسکے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں مَیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔ بلیشک اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پہ نازل کی، اور مَیں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔" (ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

(۳) تحریک جدید میں شمولیت خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کا مورد بناتی ہے

"تحریک جدید کا کام اُن مستقل تحریکات میں سے ہے جسمیں حصّہ لینے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہونگے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونیوالے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(۴) خدائی جماعتوں کیلئے بیرونی ممالک میں مراکز بنانا اشد ضروری ہے اور تحریک جدید کے ذریعہ اس ضرورت کو پورا کیا جا رہا ہے

"خدا تعالیٰ کی سنّت ہے کہ جب بھی دُنیا میں وہ کوئی سچائی بھیجتا ہے وہ اسی طرح بھیجتا ہے جس طرح زمیندار چھٹّا دیکر بیج بوتا ہے۔۔۔۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ کون ماننے والا ہے اور کون نہیں اسلئے اس کا یہ طریق ہے کہ وہ چھٹّے کی طرح بیج بوتا ہے اور اسی طرح وہ ہمیں کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ غرض ایک علاقہ کیساتھ وابستہ ہونا الٰہی سُنّت کے خلاف ہے۔ دوسرے جو جماعتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں یہ سُنّت ہے کہ لوگ اُن کی مخالفت کرتے ہیں۔۔۔۔ اگر کسی میں عقل اور سمجھ ہو اور اسے توفیق ملی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی سُنّت کا مطالعہ کرے اور دیکھے کہ اسکے نبیوں کے ساتھ کیا گذرا ہے تو اُسے ماننا پڑیگا کہ جب تک ساری دُنیا میں ہمارے مراکز قائم نہ ہوجائیں ہم جیت نہیں سکتے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کونسا ملک ہمیں امان دینے والا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تحریک جدید کے قیام کی یہی دو وجہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان دونوں وجوہ کو نظر انداز کر کے تمہاری ہستی قائم نہیں رہ سکتی۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید میں شمولیّت کا طریق اور شرائط!

(۱) جو دوست پہلے سے تحریک جدید کے دفتر اوّل یا دوم میں شامل ہیں اُن کیلئے ضروری ہے کہ نئے سال کا وعدہ گذشتہ سال سے اضافے کے ساتھ ارسال فرمائیں لیکن ایسے دوستوں کے وعدے صرف اس صورت میں قبول کئے جائیں گے جبکہ:-

(۱) اُنکے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو یا بیس فیصدی سے زائد بقایا نہ ہو۔

(۲) یا ایسے دوست اپنے وعدے کیساتھ تحریراً یہ پختہ عہد ارسال فرمائیں کہ اپریل ۱۹۵۱ء تک سب بقایا سو فیصدی پورا کر دینگے اور نئے سال کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء تک پورا کر دینگے۔

(۲) نئے شامل ہونیوالے دوست دفتر دوم میں شمولیّت فرما سکتے ہیں یہ اُنکا پہلا سال شمار ہوگا اور اسکے بعد اُنیس ۱۹ سال پورے کرنے ہونگے لیکن نابالغی کے سال اسمیں شامل نہ ہوں گے۔

(۳) نئے شامل ہونیوالوں کیلئے سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صرف ۵/- روپے سالانہ کی کم از کم شرط مقرر فرمائی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ساتھ ماہوار آمد ضرور لکھی جائے مخلصین سے یہ امید کیجاتی ہے کہ وہ سلسلہ کی ضروریات کے مطابق شایانِ شان قربانی کرینگے۔

(۴) عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں طالبعلم بھی حصہ لے سکتے ہیں غیر احمدی والدین اور بچوں کی طرف سے بھی حصہ لیا جا سکتا ہے۔

(۵) وعدہ سادہ کاغذ پر جس میں ماہوار آمد مکمّل پتہ، وعدہ کی معیّن رقم اور تاریخ ادائیگی درج ہو۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یا دفتر وکیل المال تحریک جدید کو مقامی جماعت کی معرفت یا براہ راست بھجوایا جا سکتا ہے۔

(۶) وعدہ کیلئے ضروری ہے کہ اُسے جلد سے جلد ادا کر دیا جائے تا وعدوں کی بنا پر آمد کا اندازہ کر کے جو بجٹ تیار کیا جاتا ہے اس کے پورا کرنے میں دقّت نہ ہو۔ ۳۱ مارچ تک وعدہ پورا کرنیوالے سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شمار ہوں گے۔ ویسے اس سال کا وعدہ پورا کرنیکی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء ہوگی۔ وعدہ قسط وار یا یکمشت حسبِ توفیق ادا کیا جا سکتا ہے۔

(۷) تحریک ستمبر میں شامل ہونیوالے دوستوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ دفتر کو وعدہ کی اطلاع دی جائے آئندہ کیلئے اس تحریک میں شامل ہونیوالے دوستوں کیلئے حضور نے منظوری عنایت فرما دی ہے کہ وہ چندہ تحریک جدید کی رقم براہِ راست ارسال فرما سکتے ہیں اور اس قدر رقم تحریک ستمبر کی مجموعی رقم سے کم کر سکتے ہیں۔

(۸) مغربی پاکستان کیلئے وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۵۱ء ہے لیکن بجٹ بنانے کے لئے آمد کا صحیح اندازہ جلد از جلد ضروری ہے اس لئے حضور کا ارشاد ہے کہ دوست اور جماعتیں کوشش فرمائیں کہ اُن کے وعدوں کی مکمل فہرستیں ۳۱ دسمبر ۱۹۵۰ء تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ والسّلام

خاکسار

عبد الرشید قریشی

وکیل المال ثانی تحریکِ جدید

دار الہجرۃ